رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۱

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

الحافظ

فرقۂ حقّہ شیعہ کا مذہبی اور علمی ماہوار رسالہ

زیر حمایت و سرپرستی

شمس العلماء سرکار حجۃ الاسلام و مرجع الاعلام مجتہد العصر مدظلہ

مدیر

خاکسار ایم۔ ایم عبداللہ

جھوٹے اور اشتہاری دہوکا بازوں پر لعنت

کشمیری بلذت النسا بہار عیش با تصویر
جس میں مرد عورتوں کی ہر تصویر مرد و عورت کی رضامند رہنا خانہ آبادی کے ذرائع اور عملیات غرلیا سیکڑوں باتیں جن کے بیان سے حیا مانع۔ ۲۹۶ صفحات قیمت ہے۔

خفیہ کوک شاستر کیا اب بھی آپکی حسرت باقی رہے گی۔ بس اگر دل کی حسرتیں نکالنا ہے۔ تو خفیہ کوک شاستر با تصویر منگائیے۔ قیمت عہ۔

سرمہ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کی ایک سلائی آنکھ میں لگا کر سامنے جانے سے تسخیر خلائق ہوگی۔ سنگدل انسان بھی مطیع ہو جائیگا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ہدیہ صرف عہ۔

عطر محبت۔ شاہ شرف الدین درویش کا عطیہ جس کو کپڑے میں لگا کر جانے سے سنگدل مطلوب مطیع ہوگا اور تمام عمر غلام رہے گا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہو ہدیہ عہ۔

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ وہ سب کو دیکھے۔ لطف یہ کہ اُسے کوئی نہ دیکھے اعجاز زاہدی کا خاص عمل جن میں اور ہزارہا علوی سفلی محبت و عداوت زبان بندی کے عملیات کیمیا۔ ہمزاد جن و پری کو مطیع کرنا وغیرہ۔ ۲۲۴ صفحات۔ تیز تلوار کا وار خالی جائے مگر اس کا کوئی عمل خالی نہ جائیگا۔ قیمت ہے۔

تعویذ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کے صرف باندھنے اور چند منٹ روزانہ عمل سے مطلوب بگڑا ... منزل سے آملتا ہے۔ ہدیہ عہ۔

مفتاح الغیب با تصویر۔ غیب کی بات بتانے ... دل کی مراد بر لانے والی نادر کتاب ہے۔ قیمت ۲ر

تعویذ حب۔ اپنے مطلوب کو مطیع کرکے دوسروں ... فائدہ پہنچائیے۔ ہدیہ ۸ر

دعاء مفید المحبت معہ موہنی منتر۔ دعا سے ۲۱ یوم اور موہنی منتر سے ۳ر یوم میں مطلوب مل جاتا ہے۔ ہدیہ عہ۔

۲۵ منٹ میں ہمزاد۔ اسم اعظم کی سلیمانی انگوٹھی جس پر اسم اعظم کندہ ہے پرچہ ترکیب کے موافق ... منٹ میں ہمزاد دیکھ لیجئے رفتہ رفتہ عمل کرنے سے ... آپکا غلام ہو جائیگا۔ اگر ہاتھ میں رکھیں تو آسمانی بلا سے محفوظ رہو گے۔ تجارت میں ترقی نوکری میں برکت دشمن مقہور ہونگے۔ ہدیہ عہ۔

طلسم حیرت۔ ایک عجیب و غریب فسانہ منظوم ... پڑھنے پر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ہے۔ قیمت ۴ر

پیر خوردسال با تصویر۔ عجیب ہنسانے والا ناول ... قیمت صرف ۴ر

قواعد و ضوابط میں حلفیہ لکھتا ہوں جو تعویذ وغیرہ اس اشتہار میں درج ہیں وہ اس قدر مؤثر ہیں جیسے میں ... لکھے۔ اگر آپکی غلطی سے مؤثر نہ ہوں۔ یا کہ کسی کام کو حکم ... خداتہ وہ اس حالت میں نہ میں قابل ملامت ہونگا اور نہ قیمت واپس کی جائیگی۔ غرضکہ کوئی کتاب یا دوا یا تعویذ واپس نہ لیجائیگی البتہ اگر غلطی سے کام ہوگا تو اطمینان کر دیا جائے گا۔

المشتہر:۔ بہار عیش اینڈ کو نانوتہ ضلع سہارنپور

قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

الحافظ

قیمت فی پرچہ (۴ر) چار آنے

جلد ۴ بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۸ء مطابق ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۶ نمبر ۵

باب الفتاویٰ

سوال۔ تقلید کرنے سے کیا مراد ہے اور تقلید اختیار کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اگر تقلید اختیار نہ کی جاوے تو کیا اعمال اور عبادات سب باطل ہونگی۔ بینوا و توجروا۔

الجواب۔ درحقیقت تقلید کرنے سے یہ مراد ہے کہ شخص عامی جو غیر مجتہد ہو۔ وہ مجتہد اور مفتی کے حکم کے مطابق تمام مسائل فروع دین میں عمل کرے۔ صوم و صلوٰۃ۔ حج و زکوٰۃ۔ حلال و حرام کے جملہ مسائل میں تقلید یعنی پیروی کرنا واجب ہے۔ مجتہد حی جامع الشرائط کی تقلید اختیار کرنے کے بغیر کسی کتاب فقہ سے ان مسائل پر عمل کرنے کے باوجود بھی تمام اعمال اور عبادات باطل ہونگی۔ پس جملہ مسائل فروع دین میں ہر مومن عامی پر تقلید مجتہد واجب ہے وہو العالم۔

سوال۔ زید نے بقائمی حواس خمسہ اپنی جائداد غیر منقولہ کو اپنی زوجہ کو ہبہ کر دیا مگر قبضہ نہیں دیا صرف ہبہ نامہ لکھدیا ہے۔ ارشاد فرمائیں ایسی صورت میں یہ ہبہ جائز ہوا یا ناجائز۔ بینوا و توجروا۔

الجواب۔ صورت مرقومہ میں ہبہ بغیر قبضہ کے شرعاً باطل ہے۔ اگر ہبہ نامہ تحریر ہوا ہو اور ایجاب و قبول نہ ہوا ہو تب بھی ہبہ صحیح نہیں ہوگا وہو العالم

سوال۔ ہمارے ہاں ضلع ملتان اور جھنگ وغیرہ مقامات میں سادات کی بیعت کی جاتی ہے۔ کیا بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ بیعت اور تقلید میں کیا فرق ہے۔

الجواب۔ درحقیقت بیعت سے مراد یہ ہے کہ ولی الامر کے لئے جان اور مال سے کلی انقیاد و اطاعت کا عہد کیا جائے۔ سوائے معصوم و منصوص من اللہ کے کسی دوسرے شخص سے خواہ وہ سید ہو یا امتی۔ عالم ہو یا جاہل بیعت کرنا جائز نہیں ہے۔ جو شخص کسی غیر معصوم سے بیعت کرے وہ فعل حرام یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ رہا تقلید سو وہ بیعت نہیں ہے۔ بلکہ مجتہد کے حکم کے مطابق صرف تمام ان احکام شرعیہ میں جن کا تعلق کہ فروع دین سے ہو عمل کرنے کا نام تقلید ہے جس کے بغیر عبادات و اعمال سب باطل ہیں۔ مسائل اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے وہو العالم

محلہ شیعان موچی دروازہ لاہور } نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری

شذرات

وہابی اخبار کا نمائندہ

وہابیوں کے بدلجام نا فرجام۔ فتنۃ اللیالی والایام مشہور اخبار کا نمائندہ جس نے اپنا نام خود ابن ملجم زناری بتایا۔ بمعیت کسی حاجی لغلول صاحب کشمیری کے مورخہ ۲۲ ۸ مجھے بیرون شہر باغ میں ملے اور کہا ۔ کہ آپ کو بحیثیت مدیر الحافظ ہونے کے اخباری برادری کے ساتھ ہم آواز ہونا چاہیے تھا! میں نے کہا اس برادری کی معقول مفید اور امن پسندانہ آواز کا تو میں ضرور مؤید اور حامی ہوں مگر افسوس ہے کہ تمہارے دین فروشی۔ احسان فراموشی۔ باغیانہ۔ امن شکن اور شرارت انگیز فتنہ خیالات کا میں سخت مخالف ہوں۔ اور ضروری ہے کہ ہر معقول پسند بھی تمہارے اس نامعقول رویہ کو ناپسند کرے۔ ہم کو معلوم ہے کہ ایک بہت بڑے سمجھدار طبقہ نے تمہارے اس بے اصول اخبار کی خریداری صرف اس لئے ترک کر دی ہے کہ اس میں اصحاب عمائم وارباب مکارم کی ذوات مقدسہ پر بے جا حملے کئے جاتے ہیں۔ ملک میں امن شکنی کے ذرائع واسباب کی تشہیر کر کے عوام کے جذبات کو حکومت وقت کے خلاف مشتعل کیا جاتا ہے اور ایک نہایت خطرناک راستہ پر لانے کی ان کو دعوت دی جاتی ہے جس کا نتیجہ ملک قوم اور ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا اور سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ رویہ اخبار نویسی کے اصول کے خلاف ہے اور لیڈر و ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے بھی یہ تمہارے اخبار کے شایان شان نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے حکومت اور رعایا کے درمیان خلیج منافرت پیدا ہونے کے علاوہ باہمی اسلامی فرقوں میں بھی نفاق وشقاق و انتشار پیدا ہونے کا اندیشہ ہے جو کسی طرح مستحسن تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ باتیں ہیں جس میں میں تمہارے ساتھ ہم نوا نہیں ہوں میرے اور تمہارے خیالات میں اسی قدر فرق ہے جتنا کہ ہدایت و ضلالت میں یا حق و باطل میں فماذا بعد الحق الا الضلال۔

سائمن کمیشن کا ذکر کرتے ہوئے وہابی نمائندہ نے کہا۔ کہ شمس العلماء علامہ حائری صاحب نے کمیشن کے تعاون کا فتویٰ دیکر ہمارے پروپیگنڈا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا اور ہماری سب امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ آپ ایسے کہاں کے ٹھیکیدار ہیں کہ جو بھی رطب یابس پروپیگنڈا آپ قائم کریں آپ کی پیروی ضروری اختیار کر لی جائے۔ جہال سے تو یہ توقع کر بھی سکتے ہیں۔ مگر طبقہ اہل علم اور اولوالالباب تو تمہاری ان کمینہ حرکات پر خندہ زن اور ایسی ہی دین فروشیوں کے سبب تم سے بدظن ہو رہے ہیں کہ ہمیشہ ہر نیک کام میں بھی فتنہ پردازی اور رخنہ اندازی سے تم باز نہیں آتے۔

از مکافات عمل غافل مشو — گندم از گندم بروید جو ز جو۔

میں نے کہا۔ او احمق! یہ کیونکر ضروری ہو سکتا ہے کہ شمس العلماء علامہ حائری صاحب نے تمہارے
عین شرارت اور فتنہ مہلکہ میں شرکت کر لیتے۔ اور تم ان کے فتویٰ اور نیک ہدایت نامہ پر کاربند
ہوتے۔ جناب شمس العلماء دام ظلہ نے تو کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کا فتویٰ صرف اپنے لاکھوں
مقلدین کو دیا ہے جو سندھ۔ فرنٹیئر پنجاب۔ یو۔پی۔ بہار۔ اڑیسہ۔ راجپوتانہ۔ مدراس۔ بنگال تک مقیم
ہیں۔ تم جیسے حشرات الارض کو تو اس فتویٰ میں قابل خطاب تک نہیں سمجھا گیا۔ فرضاً ان لاکھوں شیعوں
میں اگر دو تین شخص جہال کی لیڈری کے دلدادہ بقول تمہارے تمہارا ہمخیال رہے بھی ہوں تو جب
تک وہ خود اقرار نہ کر لیں قابل وثوق نہیں اور نیز بالفرض تسلیم وہ آراء ثلاثہ تثلیث یا شنیعہ ثلاثہ سے
زیادہ وقیع نہیں ہو سکتیں۔ فانہم قد ضلوا واضلوا ضلالاً مبیناً۔

غرض جناب شمس العلماء کے اس فتوے نے دنیائے وہابیت کو ایسا تہ و بالا کیا اور ان کے
تصورِ تخیلات نامربوط میں وہ عظیم الشان زلزلہ ڈالا کہ آج تک باوجود متعدد مفتریانہ تحریرات شائع کرنے
کے کوئی بھی تدبیر سائمن کمیشن کو بائیکاٹ کرنے میں کارگر ثابت نہ ہو سکی۔ اور ہو بھی کیونکر سکتی۔
میان عالم و جاہل تفاوت این قدر ہست کہ این گشادہ عنان باشد و آں گستہ مہار و ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ بتاؤ کیوں کیسی کہی؟ ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا
یعلمون۔

وہابیو! یہی وجہ ہے کہ شیعہ اور حنفی بھائیوں پر تو یہ فتویٰ نافذ ہوا ہی تھا۔ جنہوں نے مل کر اس
موقع پر مشترکہ جلوس بھی نکالا اور یہ فتویٰ تمام شہر میں عموماً اور وہابی اخبار کے دفتر کے سامنے خصوصیت
سے تقسیم کیا گیا۔ اسی فتویٰ کا یہ اثر تھا کہ کچھ وہابی بھی اس فتوی سے متاثر ہو کر اس نورانی جلوس
میں شریک ہو گئے۔ اور قومی گیت بھی گاتے رہے۔ اور رشتہ ماشتری ان کو بھی (دولت برطانیہ پائندہ
باد) کا نعرہ لگانا ہی پڑا فتویٰ نے جو اثر کرنا تھا اس کا اعتراف تو تم کر ہی چکے ہو۔ اب کف افسوس
ملنے یا گالیاں بکنے کے سوا بتاؤ تم اور کیا کر سکتے ہو؟ جس سے نہ تو گورنمنٹ ہی دب سکتی ہے اور نہ
شمس العلماء علامہ حائری کچھ پرواہ کرتے ہیں۔ آئندہ تمہارے پٹھو حاجی لغلول کشمیری وغیرہ جیسے
چیلے چانٹوں کا درپردہ مخالفت کرنے کا سربستہ راز بھی طشت از بام کر دیا جائے گا۔ فانتظروا
لا تکن من الغافلین۔ (مدیر)

استفسار از شمس العلماء علامہ حائری

کا جواب باصواب

جناب سید مصطفےٰ احسن صاحب رضوی گنگوہی نے ایک مضمون بعنوان مذکورہ بالا جریدہ نے مبنداً

مجریہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۸ء میں شائع کیا ہے جس میں انہوں نے جناب قبلہ وکعبہ دام ظلہٗ کے متعلق سراسر کذب وافترا سے کام لیکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے بطور جواب بقدر ضرورت اسی کی تحریر کا اقتباس اخبار محولہ سے حسب ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں "موعظہ تقیہ اس وقت میرے پیش نظر ہے۔ اس میں علامہ نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے برٹش گورنمنٹ کے قیام کیواسطے پرزور الفاظ میں دعا مانگی ہے" (یہ ان کا دعویٰ یاد رکھیئے) اس کے بعد چند غیر مہذبانہ الفاظ لکھکر فرماتے ہیں "اس دعائیہ حصہ تقریر کا ایک جملہ یہ ہے۔ لہذا اس سلطنت برطانیہ عظمےٰ) کے وجود و بقاء و قیام و دوام کے لئے تمام احباب دعا کریں" بس اب ہم رضوی کندرکھوئی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایمان وانصاف سے فرمائیے کہ یہ دعا مانگی گئی ہے۔ یا احباب سے دعا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اب دعا کرنا یا نہ کرنا احباب کا اختیار رہے۔ آپ نے اس درخواست دُعا کو۔ نفس دُعا مانگنا تعبیر کرکے جناب شمس العلماء پر کیوں افترا کیا۔ صداقت اور دیانت کیا اسی کا نام ہے۔ جو شخص کہ نفس دُعا اور درخواست دُعا میں فرق نہیں کرسکتا وہ اس قابل ہے کہ جناب شمس العلماء جیسی نباض دہر ہستی جن کی تقریر اور تحریر کا لفظ لفظ تلا ہوا اور معانی خیز ہوتا ہے اس کو اپنا مخاطب بنائے۔ یادرکھو کہ کلام ایشاں فہمیدن مشکل است نہ کہ برایشان اعتراض کردن۔ پس رضوی کندرکھوئی صاحب نے جس بنیاد پر استفسار کیا تھا انہیں کی تحریر سے ان کی غلط فہمی کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اور غالباً جناب قبلہ کی یہ کرامت ہے کہ زمیندار کے اسی محولہ نمبر کے اسی استفسار والے کالم کی آخری سطر میں اس کذب وافترا کی پاداش میں آپ نے اپنی قلم سے خود کو ملحد نما مسلمان کے معزز خطاب سے یاد فرمایا ہے اور فی الواقع جو نادان کہ کذب وافترا سے ائمہ اور نائبان ائمہ معصومین علیہم السلام پر حملہ آور ہوتے ہیں وہ اسی خطاب کے بقول خود مستحق ہیں جو اپنے لئے خود آپ نے تجویز کیا ہے۔ ورنہ ہم تو آپ کو بسبب سید صاحب ہونے کے نائب امام پر اس کذب وافترا اور بہتان باندھنے پر بھی۔ خود آپ کا مجوزہ "ملحد نما مسلمان" لقب بنص ولاتنابزوا بالالقاب پ ۲۶ ع ۱۴ دینا جائز نہیں سمجھتے۔ افسوس ہے کہ مدیر زمیندار نے اس مضمون کو بہت کچھ تحریف وتبدیل اور تنقیص وتزئید اپنی طرف سے کرنے کے بعد شائع کیا ہے جس سے مفہوم ہی اس کا بدل دیا گیا ہے۔ جو منصب صحافت اور دیانت کے بالکل خلاف ہے۔" (ادیب)

ایک عالم کی وفات حسرت آیات

یہ خبر رنج وغم کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب مولانا مولوی سید محمد مرتضیٰ صاحب قبلہ پروفیسر عربی مشن کالج لاہور نے بعارضہ اسہال ۲۲ ماہ اپریل ۱۹۲۸ء کو انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون طلبائے کالج اور مسلمان اور اہل ہنود پروفیسران اور پرنسپل صاحب کالج نے مشایعت جنازہ کرنیکے علاوہ تقریباً دو ہزار روپیہ کالج کی طرف سے چندہ کرایا تاکہ اس رقم کی آمدنی بنام مولانا مرحوم کے

یتیموں کی تعلیم میں خرچ کی جائے۔ جنازہ ۶ بجے اٹھایا گیا۔ شمس العلماء سرکار علامہ حائری مجتہد العصر دام ظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ مومن پورہ میں مرحوم دفن کیے گئے۔ مرحوم پنجاب شیعہ مشن کے مبلغ اسلام زبردست واعظ وخلیق اور ہردلعزیز بزرگ تھے آپ کے جنازہ کے ساتھ علاوہ شیعہ سنی حضرات کے مشن کالج کے سینکڑوں طلباء۔ ہندو مسلمان۔ عیسائی پروفیسران اور پرنسپل صاحب بھی تھے۔ خدا حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

مومنین سے التماس ہے کہ مرحوم کو فاتحہ سے ثواب بخشا جاوے۔ (مدیر)

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس ستم بمقام کلکتہ

جہاں تک ہم کو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ موجب مسرت ہیں کہ ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۲۸ء کو کلکتہ میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا سالانہ بیسواں جلسہ ہر حیثیت سے توقعات سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا۔ اور اس مجلس ملیہ کو کامیاب بنانے کے لئے اقطاع ہند سے کافی تعداد میں اکابر قوم اور مقتدر ومعزز اصحاب شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

۴ اپریل کو دفعتاً کلکتہ میں مجلس استقبالیہ کو تار ملا کہ ہز ہائینس میر صاحب بہادر بالقابہ اپنی ناسازی مزاج کے سبب سے ڈاکٹروں کے شدید امتناع کے مطابق اجلاس کانفرنس میں شرکت فرمانے سے قاصر ہیں اور آپ اس اہم فرض کی ادائیگی کے لئے اپنے لائق اور روشن خیال حقیقی بھائی میجر میر غلام علی خان صاحب بی۔ اے کیبنٹ کو اپنے خطبہ صدارت کے ہمراہ روانہ فرما رہے ہیں۔ اس اطلاع سے مجلس استقبالیہ کے ممبران اور مومنین کلکتہ کو گو بہت حد تک مایوسی ہوئی لیکن اس پر بھی ۶ اپریل کی صبح کو ایک بہت بڑا مجمع میجر صاحب موصوف کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر نظر آ رہا تھا جو بہت سے مقتدر افراد کلکتہ اور سینکڑوں والنٹیروں پر مشتمل تھا۔

ٹرین کے پہنچنے کے ساتھ ہی میجر غلام علی خان صاحب آکسن کا پرزور نعرہ ہائے صلوٰۃ سے خیر مقدم کیا گیا اور یہ شاندار مجمع میجر صاحب موصوف کے ہمراہ پرزور نعرہ ہائے صلوٰۃ بلند کرتا ہوا اسٹیشن کے دروازہ تک آیا جہاں ایک نہایت نفیس موٹر جو خوشنما پھولوں سے آراستہ کی گئی تھی۔ اپنے معزز مہمان کو موصوف کو جائے قیام تک لے جانے کے لئے تیار رہی۔

ہز ہائینس میر صاحب خیرپور بالقابہ کے شاندار عطیات

اجلاس اول میں باجازت صدر جلسہ جناب خواجہ غلام السبطین صاحب بی۔ اے نے حسب ذیل الفاظ میں ان عطیات کا اعلان فرمایا۔ جو ہز ہائینس جناب میر صاحب خیرپور سندھ بالقابہ نے مختلف ادارات قومی کے متعلق منظور فرمائے تھے۔ جناب خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ۔

"جناب صدر کے حکم کی تعمیل میں میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ سرکار معلےٰ نے کانفرنس کے دفتر کو مضبوط کرنے اور اس کو اچھی طرح کام کرتا ہوا رہنے کے لئے اور قوم میں عملی طور سے کام کرنے کا حوصلہ پیدا کرنے کے لئے۔ اور تمام ہندوستان میں کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی رقم عطا فرمائی ہے"۔

اس اعلان پر جو حضور میر صاحب خیرپور بالقابہ کی طرف سے کیا گیا تھا دیر تک درود کے نعرہ بلند رہے اور حاضرین کے فلک شگاف نعرہ ہائے صلوٰۃ سے ٹاؤن ہال گونجتا تھا۔ نعرہ صلوٰۃ کی آواز قریب ۵ منٹ جاری رہنے کے بعد جب کم ہوئی تو خواجہ غلام السبطین صاحب نے دیگر عطیات خسروانہ کا اعلان فرمایا۔

"سرفراز اخبار کے پریس کے لئے سرکار معلیٰ نے دو ہزار روپیہ کی رقم عطا فرمائی ہے"۔ (پرزور نعرہ ہائے صلوٰۃ)۔

"مدرسۃ الواعظین کے لئے ۵ ہزار روپیہ کی رقم سے اعانت فرمائی"۔ (پرزور نعرہ ہائے صلوٰۃ)

"شیعہ کالج کے لئے مگر ایک شرط کے ساتھ کہ جب اس کے موجودہ مناقشے اور جھگڑے دور ہو جائیں اور ایک مشترکہ کمیٹی قائم کر کے ان کو دُور کر دیا جائے۔ اور اصلاحات مطلوبہ کر دی جائیں تو سرکار معلےٰ ۲ ہزار روپیہ سالانہ عطا فرمائیں گے"۔

اس شرط کے ساتھ اس سالانہ گراں بہا عطیہ پر بہت زیادہ اظہار مسرت کیا گیا۔ لیکن عام طور پر لوگ یہ کہتے ہوئے سُنے جا رہے تھے کہ کارکنانِ شیعہ کالج سے اس قسم کی اصلاح کا خیال کرنا ایک ایسا خواب ہے جس کی تعبیر نہیں خواجہ صاحب موصوف نے اس کے بعد اعلان کیا کہ "سرکار معلیٰ نے شیعہ یتیم خانہ کے لئے دو ہزار روپیہ کی سالانہ امداد مرحمت فرمائی ہے۔ جس پر پرزور نعرہ ہائے صلوٰۃ بلند ہوئے۔ اسی سلسلہ میں جناب خواجہ صاحب موصوف نے یہ بھی مژدہ سُنایا کہ سرکار معلی نے دفتر کانفرنس کے لئے ۳ ہزار سرفراز پریس کے لئے ایک ہزار اور مدرسۃ الواعظین کے لئے نقد بھیج روانہ کر دئیے ہیں اور بقیہ رقوم بھی جلد ادا کی جائے گی۔

مختلف عطیات علاوہ عطیات میر صاحب خیرپور بالقابہ

علاوہ ان عطیات اور عام چندہ کے جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے مختلف قومی اداروں کے لئے اجلاسہائے کانفرنس میں مختلف مواقع پر حسب ذیل عطیات کا اعلان ہوا۔

یتیم خانہ جناب نواب معین الدین مرزا صاحب بہادر الٰہ آباد بجائے ال۔ برائے تعمیر کمرہ۔ علی حیدر خان ایم۔ ایل۔ سی سلمٹ ۵۰۰ روپیہ مسٹر حسن امام ۱۰۰ روپیہ پرنس میجر میر غلام علیخان صاحب قیمت سوٹ کیس تیار کردہ یتامی ۲۰۰ روپیہ۔

مدرسۃ الواعظین ۔ نواب علی حیدر خان صاحب ۲۰۰۔

سرفراز پریس اسکیم۔ نواب علی حیدر خان صاحب ۴۰۰ نقد
مواعید۔ عالی جناب خان بہادر نواب محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰۰ روپیہ۔ نواب زادہ سید محمد مہدی صاحب ۱۰۰ روپیہ۔ نواب سید محمد مہدی صاحب آف گلزار باغ پٹنہ ۱۰۰ روپیہ۔ صاحبزادہ جناب خان بہادر سید احمد علی خان صاحب ۵۰ روپیہ۔ پرنس غلام حسین شاہ صاحب۔ ایم ایل۔ سی کلکتہ ۲۵ روپیہ۔ ایک بزرگ جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ ۱۵ روپیہ۔

منظوری دستور العمل جدید آل انڈیا شیعہ کانفرنس کلکتہ

مرقومہ صدر الشریعۃ شمس العلماء سرکار علامہ حائری قبلہ مجتہد العصر دام ظلہٗ و دیگر اکابر ملت۔ جو اجلاس بستم ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۲۸ء میں بعد کافی بحث و مباحثہ کے عام اجلاس دوم میں بالاتفاق پاس ہوا۔

اس جدید دستور العمل میں حسب مشورہ و ہدایت جناب شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ دام ظلہٗ معرکۃ الآراء دو اہم اصولی تبدیلیاں کی گئی تھیں بحمد اللہ کہ قوم نے ان کی ہدایت کے مطابق ان مفید اور کار آمد ترمیموں کو منظور کیا۔ جس کی مختصر کیفیت اخبار سرفراز مجریہ ۲۰ شوال ۱۳۴۶ھ سے ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ (مدیر)

سکرٹری سبجکٹس کمیٹی نے اعلان کیا کہ دستور العمل کی ترمیم کے لئے سبجکٹس کمیٹی نے سات آدمیوں کی ایک سلکٹ کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ جس کی تجویزیں سبجکٹس کمیٹی کے روبرو پیش کی جا چکی ہیں۔ اور اب سلکٹ کمیٹی اور سبجکٹس کمیٹی کا غور کردہ دستور العمل کانفرنس کے سامنے پیش ہوگا۔ اس دستور العمل میں دو اہم اصولی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ہم کو پہلے اس پر غور کرنا چاہیئے۔ ایک یہ ہے کہ وہ دفعہ کہ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کانفرنس کو سیاسی معاملات میں کوئی تعلق نہ ہوگا نکال دی گئی۔ یہ ترمیم نہایت ضروری تھی۔ اس دفعہ کی موجودگی کی وجہ سے ہم اپنے جائز سیاسی مفاد کا کوئی تحفظ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ غلط ہے کہ ہماری کانفرنس کو اب سے پہلے سیاسی معاملات میں کوئی تعلق نہ تھا اور اس پر اس کی اکثر تجویزیں شاہد ہیں۔ اس لئے بھی اس دفعہ کا رکھا جانا فضول سمجھا گیا۔ اسی طرح ایک مجلس نظارت فیض آباد میں قائم ہوئی تھی کانفرنس کے ابتدائی دور میں اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ اس مجلس نظارت میں وہ تمام تجاویز جو کانفرنس میں پیش ہوتی تھیں۔ شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ لینے کے لئے بھیجدی جاتی تھیں۔ ہمارے بعض علمائے ملت کو اس پر اعتراض ہوا کہ تجاویز کانفرنس میں لائے جانے کے بعد مجلس نظارت میں نہ پیش کی جائیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ علمائے ملت کو دعوت دیجئے کہ وہ کانفرنس میں تشریف لائیں اور اگر کسی تجویز میں کوئی شرعی نقص یا مضرت خیال کریں۔ تو منظور نہ کریں۔ سبجکٹس ہی سے وہ تجویز کھلے ہوئے اجلاس میں نہ آ سکے گی۔ اگر مجلس نظارت میں تمام اکابر علماء شریک ہوتے تو ایک بات تھی۔ لیکن جو لوگ اس مجلس کی ہیئت و تشکیل سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مجلس نظارت کیا تھی۔ جب سے کانفرنس قائم ہوئی ہماری کانفرنس میں کوئی امر

خلاف مذہب نہیں ہوا۔ ہم کو مذہب سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اسی لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی تجویز کانفرنس میں سبجکٹس کمیٹی سے ایسی آہی نہ سکے۔ جس کے خلاف شرع ہونے کا احتمال ہوسکے بجائے اس کے کہ ایک مخصوص جماعت بعد کو ان تجویزوں کا جائزہ لے زیادہ اچھا ہے کہ اجلاس میں آنے سے پہلے ہر سبجکٹس کمیٹی میں تجویزوں کا جائزہ لے لیا جائے۔ میرے نزدیک دستور العمل میں جو موجودہ صورت مشورہ و ہدایت جناب مولانا سید علی حائری صاحب قبلہ مجتہد پنجاب و عالی جناب حکیم الامۃ علامہ ہندی صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ رکھی گئی ہے۔ نہایت موزوں و مناسب ہے۔ بقیہ دستور العمل کے متعلق مجھے یہ عرض کردینا ہے کہ ترمیموں کے لئے تین پہلے نوٹس دے چکا ہوں لیکن اس وقت بھی جو حضرات ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ جن دفعات پر ترمیم موصول ہونگی ان کو میں پیش کرونگا دستور العمل پر لفظی نزاعات فضول ہیں۔ انہیں دو اصولوں پر بحث کرلیجئے اور بقیہ دستور العمل میں اگر کوئی نقص نہ پائے تو اسے منظور کیجئے اس کے بعد سکرٹری سبجکٹس کمیٹی نے سر سلطان احمد صاحب کا تار پڑھکر سنایا جس میں آپ نے شرکت جلسہ سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کانفرنس سے پوری ہمدردی ظاہر کی تھی اور مومنین سے خواہش کی تھی کہ اس دستور العمل کو جو زمانہ کی ضروریات کو دیکھ کر ترمیم کیا ہے منظور کرلیں۔ سکرٹری سبجکٹس کمیٹی نے اس سلسلہ میں یہ بھی کہا کہ اس تار کے علاوہ دو تار اور موصول ہوئے ہیں ایک تار شیعیان بنارس کی طرف سے ہے جس میں کانفرنس کو معاملات جنت البقیع کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ تار مولانا سید سجاد صاحب قبلہ کی طرف سے روانہ کیا گیا ہے۔ میں اس تار کو پڑھکر سناتا ہوں۔ تار کا مضمون پڑھنے کے بعد سکرٹری سبجکٹس کمیٹی نے کہا کہ ہم جنت البقیع کے حادثۂ روح فرسا کو بھولے نہیں ہیں ہم ان کو خود کانفرنس میں پیش کرنے والے ہیں۔ سبجکٹس کمیٹی سے یہ تجویزیں منظور ہوکر کل کے جلسہ میں لائی جانے والی ہیں۔ دوسرا تار سید فتح علی مرزا صاحب کا مرشد آباد سے آیا تھا جس میں آپ نے بیماری کی وجہ سے جلسہ کی شرکت سے معذوری اور انتہائی افسوس ظاہر کیا تھا۔ سکرٹری سبجکٹس کمیٹی کی تقریر کے بعد جناب صدر نے دستور العمل کے متعلق قوم کو غور و فکر سے کام لینے کی طرف توجہ دلائی اور اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کی تقریر کی۔ جناب صدر کی مختصر لیکن پر مغز تقریر کے بعد جناب مرزا عابد حسین صاحب جنرل سکرٹری شیعہ کانفرنس نے دستور العمل کو جلسہ کے روبرو پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کے متعلق جن صاحب کو عذر ہو وہ ارشاد فرماویں۔ ایک ایک دفعہ پڑھنے اور اس پر رائے لینے میں بہت وقت ضائع ہوگا۔

مولوی اختر حسین صاحب عظیم آبادی اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور مجلس نظارت کے توڑے جانے سے اختلاف ظاہر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ مجلس نظارت کو توڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے ایک طولانی تقریر شروع کی لیکن چونکہ جناب صدر نے ہر مقرر کے لئے ۵ منٹ کا وقت مقرر کیا تھا۔ ۵ منٹ گذرنے کے بعد آپ کو دو منٹ کا اور وقت دیا گیا کہ آپ اپنی تقریر ختم کرلیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں دو گھنٹہ سے کم میں اپنی تقریر ختم نہیں

سکوں گا۔ چنانچہ صدر جلسہ نے ۷ منٹ کا وقت گذر جانے کے بعد آپ کو تقریر ختم کرنے پر متوجہ کیا۔ آپ کے بعد نواب محمد اسماعیل خان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے دستور العمل جدید کی تائید میں ایک زبردست تقریر کی اور فرمایا کہ یہ قطعاً غلط الزام ہے ہم علماء کی عزت اور احترام کو نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ میں بحیثیت نیشنلسٹ کے اپنے علماء کی عزت ان سے کہیں زیادہ کرتا ہوں جو اپنی تحریروں و تقریروں میں ان کی عزت کرکے خود آپ کو دھوکہ میں رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دستور العمل کس کا مرتب کیا ہوا ہے۔ اس میں بڑے بڑے علماء بھی شامل تھے۔ اس میں شمس العلماء جناب علامہ حائری صاحب بھی شریک تھے۔ جن کی بہت کچھ کوششوں کی بدولت آج صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی میں شیعیت قائم ہے۔ اس کمیٹی میں علامہ ہندی صاحب مجتہد لکھنؤ بھی شریک تھے۔ اگر اس دستور العمل سے کوئی شرعی مضرت پہنچتی ہوتی تو وہ اس کو ہرگز منظور نہ کرتے۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے ایک طولانی تقریر فرمائی اور ابھی یہ تقریر جاری ہی تھی کہ کلب عباس صاحب نے آپ کو اپنی تقریر ختم کرنے پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ مقررین کے ساتھ مساوا کا برتاؤ کیا جائے اور کوئی وجہ نہیں کہ ایک کو کم اور دوسرے کو زیادہ وقت دیا جائے۔ جناب صدر نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہر ایک شخص اتنا زیادہ وقت لے گا تو بہت طوالت ہوگی۔

خان بہادر احمد علی صاحب نے جناب صدر کو توجہ دلائی کہ ۵ منٹ کا وقت مقررین کے لئے بہت کم ہے جس پر جناب صدر نے ہر مقرر کے لئے ۱۵ منٹ کا وقت دینا منظور کیا۔ اور مولوی اختر حسین صاحب پھر اسٹیج پر تشریف لائے اور ایک طولانی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ نظارت کا مسئلہ ویسا ہی قائم رہنا چاہئے جیسا کہ اس وقت سے قبل تھا۔ آپ کے بعد جناب علامہ ہندی صاحب قبلہ ڈائس پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جو تقریریں اس وقت اس ترمیم کی تائید میں یا مخالفت میں ہوئی ہیں وہ سب غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ سوال اس وقت یہ ہے کہ نظارت شرعیہ بطور ایک کمیٹی کے قائم کی جائے یا کہ علماء کو نظارت کا ہمیشہ کے لئے حق حاصل ہونا چاہئے۔ دستور العمل میں جو ترمیم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی باڈی علیحدہ سے قائم نہ کی جائے اور کوئی کمیٹی علیحدہ سے نہ بنائی جائے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ نظارت شرعیہ سے اگر آپ ایک انچ آگے بڑھے یا گھٹے تو آپ کے لئے دن بدن اتنی ہی خرابیاں ہیں۔ مگر یہ سمجھئے کہ کمیٹی توڑی جاتی ہے نظارت شرعیہ نہیں توڑی جاتی۔ اگر کمیٹی ضروری ہوتی تو فیض آباد کے اجلاس سے پیشتر جسقدر جلسے ہوئے اور علمائے کرام ان میں تشریف رکھتے تھے۔ کیا وہ ناجائز تھے۔ وہی نظارت اب قائم ہوگی۔ عام مومنین کے لئے جس طرح کانفرنس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اسی طرح علماء کے لئے بھی اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ تشریف لا سکتے ہیں۔ علماء کسی خاص ذات کا نام نہیں ہے۔ بعض خود آتے ہیں اور بعض مدعو کئے جاتے ہیں اور نہیں آتے۔ یہاں صرف یہ سوال ہے کہ جو کمیٹی بنائی گئی تھی وہ رہے یا نہ رہے۔ اس صورت میں

مجلس نظارت میں صرف دو تین بزرگ رہ گئے ہیں۔ پس یہ صورت بہتر ہے کہ مجلس نظارت بہ صورت کمیٹی ان تک محدود رکھی جائے۔ یا یہ طریقہ بہتر ہے کہ تمام علمائے ملت کو دعوت دیجائے اور وہ قبل اجلاس سبجکٹس کمیٹی میں تمام تجاویز پر شرعی نقطۂ نظر سے غور کر لیا کریں اس پر زور نعرہ ہائے صلوٰۃ) جلسہ میں سے بہت سی آوازیں بلند ہوئیں کہ آخر صورت بہتر ہے۔

جناب علامہ ہندی صاحب کی تقریر کے بعد جناب سید اصغر حسین صاحب وکیل حیدرآبادی نے تائید فرمائی۔ آپ کے بعد جناب سراج العلماء مولانا الطاف حسین صاحب قبلہ ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں بھی تائید کرتا ہوں کہ تمام علماء کو اس میں شریک رہنا چاہیئے۔ نظارت کی کوئی مخصوص کمیٹی نہ ہونی چاہیئے۔ مجلس نظارت کی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد علامہ تقیۃ الاسلام نے کمیٹی نظارت کے قیام کی زبردست مخالفت کی۔ اس کے بعد جناب مولوی اختر علی صاحب پھر اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور جوابی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس کے بعد مولانا سید محمد سبطین صاحب قبلہ پروفیسر لدھیانہ نے اجازت چاہی کہ وہ موجودہ نزاعی مسئلہ کی اصلاح کی کوشش فرمانا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف یہ ہے کہ ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ نظارت باقی رہے یعنی چند علماء کی ایک جماعت خاص طور سے نگران رہے۔ دوسرا یہ کہتا ہے کہ نظارت شرعیہ کسی خاص جماعت کو معین کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے دستور العمل میں یہ داخل ہے کہ کوئی امر خلاف شرع عمل میں نہ آئیگا۔ اگر کانفرنس کے ممبران کسی وقت میں اپنی خود غرضی یا غلطی سے کوئی تجاویز پاس بھی کر دیں یا عمل کرنے کے لئے آمادہ ہوں تو ہر شیعہ کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اعتراض کرے کہ یہ بات خلاف شرع ہے اور یہ نہ ہونا چاہیئے اور علماء کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ چنانچہ یہ بات کانسٹی ٹیوشن میں داخل ہے کہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہوگی۔ وہ حضرات کہتے ہیں کہ کسی خاص جماعت کے معین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس وقت کوئی رائے دینا نہیں چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں نے خود رائے دی تھی۔ وہ میری پیشین گوئی ہے جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے سکرٹری صاحب کو یہ لکھا تھا اور اس وقت لکھا تھا جب نظارت شرعیہ قائم کی جا رہی تھی۔ کہ آپ اس وقت تو مجلس نظارت قائم کرتے ہیں لیکن اگر کسی وقت نظارت نہ رکھی گئی تو پبلک میں ہیجان پیدا ہوگا۔ آپ حضرات انہیں دو تین باتوں پر رائے ظاہر کریں کہ خاص جماعت معین کرنے کی ضرورت ہے یا یہ کہ ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ہر ایسے امر کو کہ جو خلاف شرع ہو ٹوک دے۔ ان دو راستوں میں جو راستہ صحیح ہو اس کو اختیار کیجئے۔

مولانا موصوف کی تقریر کے بعد مولوی اختر حسین صاحب کی ترمیم پر رائے لی گئی جو بہت بڑی کثرت رائے سے منظور ہوئی۔ بعدہ جدید دستور العمل کا قائم کردہ اصول اور دفعہ منظور ہوئی۔

سیاست کے متعلق دستور العمل قدیم کی دفعہ حذف کئے جانے کے بارے میں رائے لی گئی۔ اور بالاتفاق آراء طے ہوا کہ دستور العمل سے یہ دفعہ کہ اس کانفرنس کو کسی پولیٹیکل امر سے کوئی تعلق

نہ ہوگا۔ بالکل نکال دی جائے۔ اس کے بعد سکرٹری سبجکٹس کمیٹی نے کہا کہ بحمد اللہ دونوں اہم ترمیمیں منظور ہوگئیں اب لقیہ دستور العمل کو بجنسہ پاس کردیجئے۔ سب نے بالاتفاق آواز دی کہ پورا دستور العمل اب بجنسہ پاس کردیا جائے۔

چند قابل ذکر تجاویز منظور شدہ

اجلاس ستم آل انڈیا شیعہ کانفرنس کلکتہ

تجویز نمبر ۶۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس سالانہ یہ معلوم کرکے کہ علاوہ ان مظالم و تشدد کے جو قبائل تیراہ پر ملا اخوندزادے کے ہاتھوں عمل میں آئے تھے پانچ سو مظلومین تیراہ حال ہی شدت سرما کی وجہ سے جان بحق تسلیم ہوگئے اپنے دلی رنج و غم و الم کا اظہار کرتا ہے اور شیعیان ہند کو مظلومین تیراہ کی امداد کی طرف خاص توجہ دلاتا ہے اور یہ کانفرنس حکومت ہند سے زبردست مطالبہ کرتی ہے کہ تیراہ کے مظلومین کی حق رسی فرما کر ایک مہذب حکومت کا فرض ادا کرے اور شیعوں میں جو عام ہیجان ہے اس کو دور کرے۔

تجویز نمبر ۸۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ آئین آودہ سے امید کرتی ہے کہ وہ جونپور کے شیعوں اور سنیوں کے افسوس ناک مذہبی تنازعات کا جو حال میں رونما ہوئے ہیں جلد خاتمہ کرانے کا مناسب انتظام فرمائے۔

تجویز نمبر ۹۔ یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ ان جدید قواعد پاسپورٹ کی جو برائے ہندی زائرین عراق نافذ کئے گئے ہیں بوجوہ ذیل اختلاف کرتی ہے:۔

(۱) ان جدید قواعد سے جو زیارات مشاہد مقدسہ عراق کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ کثیر تعداد زائرین کی زحمات بڑھ گئی ہیں۔

(۲) پاسپورٹ کو حصول ٹیکس کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ترکی گورنمنٹ کے زمانہ میں زائرین ہندوستان کے ساتھ اس قسم کی مالی لالچ سے کام نہ لیا جاتا تھا۔

(۳) شوہر اور زوجہ بالغ لڑکے اور لڑکیوں اور ہمراہی خدمتگاروں کے لئے جداگانہ پاسپورٹ لینے اور مردوں کی تصویر علیحدہ علیحدہ داخل کرنے اور ہر پاسپورٹ پر ٹیکس ادا کرنے کے جدید ضوابط نے غربا کے لئے زیارات عراق کے اخراجات کو جابرانہ طرح سے بڑھا کر مذہبی جوش اور ذوق کو کم کرنا چاہا ہے اور ۱۲ اور ۱۳ کا مزید ٹیکس فی کس اس کے علاوہ قائم کیا ہے۔

(ب) یہ کانفرنس نہایت ادب سے ملتجی ہے کہ پاسپورٹ کے جدید شرائط اور ضوابط جو عدم ہمدردی اور عدم مروت پر مبنی ہیں جلد سے جلد منسوخ کرکے سابق عنوان جاری کیا جائے اور ہندی زائرین کے راستہ میں پرخاش اور زحمتیں نہ پیدا کی جائیں۔

تجویز نمبر ۱۰ - بہ لحاظ اس امر کے کہ کراری میں ہردو فریق شیعہ وسُنی میں ناگوار تعلقات باقی نہیں رہے اور تحریری پولیس بھی واپس لے لی گئی ہے۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ سے استدعا کرتی ہے کہ ازراہ مرحمت محمد اختر اسیر مقدمہ بلوہ کرابدی الہ آباد کو جو محض اپنی راستبازی کی وجہ سے مستوجب سزا قرار پائے رہا کر دے۔

تجویز نمبر ۱۱ - یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ ایک کمیٹی مشاورت صیغہ وقف کے لئے پانچ حضرات کی مرتب کی جائے جو اوقاف کی امداد دینے مقدمات دائر کرنے اور دیگر عملی کاروائیاں اوقاف کے متعلق کرنے میں سکرٹری کو مشورہ دے۔

تجویز نمبر ۱۴ - یہ کانفرنس اپنی تمام صوبہ کانفرنسوں اور کل کمیٹیوں سے استدعا کرتی ہے کہ وہ شیعوں میں تجارت کا شوق پیدا کرائیں اور دوکانیں کھلوائیں اور ان کو کامیاب بنائیں اور ہر سال کانفرنس کے جلسہ میں اپنی کوششوں کے نتیجہ سے مطلع کریں۔

تجویز نمبر ۱۶ - اس کانفرنس کی رائے میں ہر پراونشل گورنمنٹ کو ایک پراونشل بورڈ بغرض نگرانی اوقاف قائم کرنا لازمی ہے جس کے ماتحت ضلع کمیٹیاں نگرانی اوقاف کے لئے مقرر کی جائیں اور جن کا ہمہ وقت نگران ایک اعلیٰ افسر گورنمنٹ مقرر کیا جائے جس کی ماتحتی میں ہر فرقہ کے اوقاف کی تناسب اور تعداد سے ایک نائب نگران بھی ہو۔ اس بورڈ کا ایک باقاعدہ دفتر ہو اس میں تمام اوقاف کے ریکارڈ اور ان کی موجودہ انتظامی وجائداد ی حالت کی نسبت معلومات اور حسابات محفوظ رکھے جائیں اور یہ بورڈ تمام اوقاف کے حالات کی ایک رپورٹ سالانہ شائع کیا کرے۔

تجویز نمبر ۱۷ - آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا یہ جلسہ ابن سعود اور اس کی قوم کے ان افعال قتل وغارت مسلمین انہدام مساجد ومقابر بزرگان دین واقع جنت المعلیٰ وجنت البقیع، شعائر اللہ کی بے حرمتی اور مذہب وہابی کی جبریہ تبلیغ وغیرہ کی صورت میں ظہور میں آئے اپنے دلی رنج وغم اور غصہ ونفرت کی مزید تصدیق کرتے ہوئے تمام مہذب ومتمدن دنیا سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ابن سعود اور اس کی قوم کو ارض حجاز مقدس سے خارج کرنے میں ہمارے ساتھ ہمدردی کرے۔

مسئلہ شیعہ کالج

تجویز نمبر ۲۱ - یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی جس میں تین نمائندے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے اور تین نمائندے امنائے شیعہ کالج کے ہوں اور جس کے صدر مسٹر اقبال احمد سابق جج الہ آباد ہائیکورٹ ہوں مقرر کی جائے۔ ایک ماہ کے اندر دونوں جماعتوں کو اپنے اپنے نمائندے نامزد کرنا لازمی ہوگا۔ بعد نامزدگی نمائندگان اندر تین ماہ یہ کمیٹی اپنی رپورٹ مع سفارشات وتجویزات معاملات نزاعی شیعہ کالج کے متعلق شائع کردے۔ کثرت آراء والی رپورٹ کے مطابق فریقین کو کاربند ہونا ہوگا اور اگر ضرورت ہو تو اپنے اپنے نظام اساسی کو اس کے ناف

کرنے کے لئے ترمیم کرنا بھی لازمی ہوگا تا فیصلہ کمیٹی بالا تعمیر عمارت شیعہ کالج اور ارجاع مقدمہ کی تجویز ملتوی رہے گی۔ لیکن اگر اندر ایک ماہ کے امنائے شیعہ کالج اپنا نمائندہ نامزد نہ کریں یا اندر تین ماہ کے یہ کمیٹی اپنی رپورٹ شائع نہ کرے یا تعمیر کا کام امنائے شیعہ کالج شروع کردیں تو شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی مجاز ہوگی کہ حسب دلخواہ تجویز پاس کردہ جلسہ مرکزی کمیٹی ۲۵ مارچ ۱۹۲۸ء دعویٰ بخلاف شیعہ کالج دائر کرے۔

خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الناس

(گذشتہ سے پیوستہ)

نمبر ۲

انتظام ہدایت بنی نوع آدم انسان پر لازم نہیں ہے بلکہ خالق حقیقی پر واجب ہے جسے ہر ماضی و مستقبل کا علم ہے۔ غرض دونوں خلافتیں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ **تعین خلافت** ابتدائے عالم آدم ہی سے ہوئی۔ تخت خلافت پر پہلے پہل یہی جلوہ نما ہوئے۔ ابن تراب کے خلیفۃ اللہ ہونے میں زمانہ کو کلام نہیں ہے اگر ہے تو ابوتراب کے خلافت میں جس کے مٹانے کے لئے روز سقیفہ سے کوشش ہو رہی ہیں۔ لیکن مٹانے والے خود مٹ گئے۔ سلطنتیں برباد ہوگئیں تخت الٹ گئے ہاں نور خدا نہیں مٹا اور نہ مٹ سکتا ہے۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھم الخ چند تنقیحات قائم کی جاتی ہیں جن کے تصفیہ پر تعین خلافت کا فیصلہ ہو جائے گا۔

اوّل۔ آدم خود خلیفہ بن بیٹھے یا ملائکہ نے اجماع سے منتخب کیا۔ اگر دونوں صورتیں نہیں ہیں تو کیونکر خلیفہ بنے۔

دوم۔ نوری مخلوقات جن کے دامن عصمت کبھی عصیان سے ملوث نہیں ہوئے۔ کیوں ان میں کسی کو خلافت نہیں ملی۔

سوم۔ معصوم فرشتوں کا دعویٰ اس استدلال پر کہ وہ تقدیس و تمجید۔ تہلیل و تحمید بجا لاتے ہیں کیوں باطل کیا گیا۔ خاکی مخلوقات کو کیوں ترجیح دی گئی۔ شوریٰ ملائکہ کیوں رد کیا گیا۔

تنقیح اوّل دیکھو قرآن پاک "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" خدا اپنے تئیں اس اختیار کو مخصوص کرکے کہتا ہے کہ میں بنانے والا ہوں۔ معلوم ہوا کہ سوائے پروردگار عالم کے کسی کو مجاز نہیں ہے کہ وہ خلیفہ بنائے معلوم ہوا کہ نہ آدم خود خلیفہ بنے اور نہ اجماع ملائکہ سے منتخب ہوئے وہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے اِنَّ اللہ اصطفیٰ آدم و نوح آل ابراھیم الخ

تنقیح دوم و سوم۔ پروردگار عالم کا ملائکہ سے امتحان انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین

اور جواب ملائیکہ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا صاف بتلاتا ہے کہ محض عبادت۔ تقدیس و تمجید وغیرہ سے استحقاق خلافت نہیں پیدا ہوتا بلکہ معیار خلافت و امامت علم و عصمت ہے جس کی وجہ سے اجماع ملائکہ باطل کر دیا گیا۔ ان کی عبادت کام نہ آئی ان کی ریاضت سے انہیں اس حال نازک میں کوئی نفع نہ ہوا۔

آدم وہ آدم ہیں جن کے سجدہ کا حکم معلم الملکوت کو دیا گیا۔ ان کی پشت وہ پشت ہے کہ جس میں وہ نور پنہاں تھا جو ۴ ہزار بقولے ۱۴۰۰۰ سال قبل خلقت آدم تسبیح و تہلیل معبود حقیقی میں مشغول تھا کہ جس نے آدم کو وہ شرف بخشا کہ وہ سجدہ گاہ ملائک بنے اور تاج خلافت انہیں کے سر رہا۔ اسی نور کی تعظیم و تکریم کا راز سجدۂ ملائکہ میں پنہاں تھا مشیت ایزدی اس کی مقتضی ہوئی کہ یہ نور عالم ظہور میں آئے۔ پس اصلاب طاہرہ و ارحام مقدسہ میں منتقل ہوتے ہوئے صلب عبدالمطلب میں پہنچ کر نور دو طرف منتقل ہو گیا۔ عالم انوار و اسرار سے عالم ظہور میں آکر ایک کو نبوت ملی اور دوسرے کو امامت۔ دونوں نور ہیں کہ خدا کی قدرت کے بہترین نمونہ ہیں مخلوقات عالم امکانیہ میں کے بہترین یادگار ہیں۔ خوشا وہ اصلاب طاہرہ و ارحام مقدسہ جن میں یہ دونوں نور اتحاد کو قائم رکھتے ہوئے منتقل ہوتے رہے تا اینکہ ایک نے خانہ عبداللہ کو منور کیا۔ دوسرے نے خانہ ابو طالب کو روشن کیا ایک نے آغوش آمنہ کا شرف بڑھایا تو دوسرے نے پہلو فاطمہ بنت اسد کو عزت بخشی۔ نبوت و امامت بقول رسولؐ ازل ہی سے تقسیم ہو چکی تھی۔ حضرات ثلاثہ وغیرہم کس قطار و شمار میں۔ علیؑ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت یہیں سے ملتا ہے۔ کہ جن میں کسی عالم من فضل نہیں انہیں نواسے کے حل سے لاعلم ہونے کی وجہ قوم ملائیکہ اس عہدہ جلیلہ سے محروم کر دی گئی۔ دوسری معیار خلافت و امامت عصمت ہے۔ استدعا خلیل اللہ و من ذریتی و جواب رب العالمین لا ینال عہدی الظالمین سے صاف عیاں ہے کہ ظالمین مستحق امامت نہ ہونگے بلکہ معصوم ہونگے۔ اہل بصیرت۔ صاحب معرفت۔ خدا پرست۔ رسول شناس۔ حق پسند جانتے ہیں کہ دعا کرنے والے نے کیا دعا کی اور قبول کرنے والے نے کیا قبول کیا۔ اس منصب جلیلہ کے عطا کرنے کا اختیار بذاتہ نہ آدمؑ صفی اللہ کو نہ نوحؑ نجی اللہ کو نہ موسیٰؑ کلیم اللہ کو نہ ابراہیمؑ خلیل اللہ کو نہ اسماعیلؑ ذبیح اللہ کو نہ عیسیٰؑ روح اللہ کو تھا نہ خود حبیب اللہ کو حاصل تھا ہاں اگر ان ذوات مقدسہ کے نظر انتخاب نے اگر مشیاء باری تعالیٰ سے مطابقت کر لی اور ان معصوموں کے مقدس ہاتھ اس کی جانب بلند ہوئے تو موافق وعدہ ادعونی استجب لکم منظور بھی ہوئی اور تب انہوں نے اعلان خلافت بھی کیا۔ مجھے یقین ہے کہ جس کسی نبی کے ہدایت بھی کی ہو گی تو اسی کے لئے جو اس عہدہ جلیلہ کا اہل تھا۔ جو اس کی صفات کا بہترین نمونہ تھا۔ جو اس کے قدم بقدم چلنے والا تھا۔ جس کا امتحان ہو چکا ہو کہ وہ احکامات الٰہیہ کی تبلیغ بعد اس کے مثل اس کے کر سکے

---

۱ - مسند احمد ابن حنبل - مودۃ القربیٰ۔

قابلیت رکھتا ہو۔ نا اہلوں کے لئے نہ تو دست بدعا ہوئے نہ زبان مبارک کھلی۔ خدا نے اہل انہیں خلافت عطا بھی کی ۔

دیکھو خلافت آدمؑ کو خدا سے (قرآن مجید) شیثؑ ہبۃ اللہ کو آدمؑ سے (روضۃ الصفا جلد اول مطبوعہ نولکشور۔ تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۱۷ جلد اول) حضرت سامؑ کو نوحؑ سے (بوقت وفات) (روضۃ الصفا رسالہ کامل) حضرت اسحاقؑ کو ابراہیمؑ خلیل اللہ سے (روضۃ الصفا صفحہ ۷۲) یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ سے (روضۃ الصفا صفحہ ۶۸) جو ہاؑ کو حضرت یوبؑ سے (بوقت وفات) (رسالہ کامل روضۃ الصفا) ہارونؑ کو کلیم اللہ سے (روضۃ الصفا صفحہ ۸۷)۔

رسولؐ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ خلافت علی بین بین نص سے سلیمانؑ کو داؤدؑ سے وورث سلیمان داؤد (قرآن مجید) شمعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ روح اللہ سے (روضۃ الصفا صفحہ ۱۳۲) خلافت ملی۔ ان انبیاء نے اہل پاکر دعا کی خدا نے منظور کرلی اور اعلان خلافت کیا۔ مجھے کوئی بتلا دے کہ ان اوصیاء کا تعین کبھی اجماع سے بھی ہوا ہے پھر کیونکر امام سازوں نے زید و عمرو بکر کو خلیفہ بنایا۔ غرض یہ سنت الٰہیہ و نبویہ ہے اس میں تغیر و تبدل نہیں خدا و رسول سے برگشتہ ہونے والے اس میں دخل دے سکتے ہیں اہل حق سے یہ کام ناممکن یہ امر بعید ہے۔

پس خاتم النبیینؐ کا خلیفہ و جانشین وہی ہو سکتا ہے جو جملہ کمالات نبویہ کا مظہر۔ تمام صفات حسنہ کا نمونہ کل اوصاف کا آئینہ ہو۔ جس کی ذات والا صفات میں پیغمبری کا عکس نظر آتا ہو جس کے چہرہ سے جمال محمدیؐ عیاں ہو جس میں صبر و سکون۔ علم و حلم۔ صداقت و حقانیت۔ زہد و تقویٰ۔ معرفت عبادت و اطاعت۔ شجاعت و سخاوت۔ شرافت و عزت۔ شہادت و استقامت۔ قناعت و حمیت و حیا۔ رفق و مدارا۔ تلطف و عنایت۔ صلہ رحم۔ حسن مکافات۔ حسن معاشرت۔ توکل و اطمینان طہارت و عدالت۔ حکمت و عظمت۔ تواضع و انکسار۔ مروت و ہمدردی۔ استقلال مثل رسولؐ کے ہو ۔

صاحب آیات و بینات کا وصی صاحب اعجاز و کرامات۔ حامل علم عرش و تقدیر کا وارث علم تدبیر۔ صاحب خلق عظیم کا خلیق۔ شجاع کا شیر بیشہ ہیجا۔ سامی الحسب و عالی النسب قبائل عرب و عجم۔ سید المرسلینؐ کا سید الوصیین۔ خاتم الانبیاء کا افضل الاوصیاء۔ حامی روز کا ساقی روز کوثر ہی خلیفہ ہو سکتا ہے ۔　　(باقی دارد)

(صابر جونپوری)

عرض الحفیظ } خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ بصورت دیگر عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔

(مینجر)

بشارت با مسرت

انتیس (۲۹) نفر اور شیعہ ہوئے

(زندہ باد علامہ حائری)

بخدمت جناب والا شان ابر کرامت دریائے رحمت جناب قبلہ مجتہد العصر صاحب دام ظلکم!

السلام علیکم۔ قدمبوسی کے بعد مؤدبانہ التماس ہے۔ حضور انور کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے۔ خلاصہ احوال یہ ہے۔ کہ فدوی کو حضور انور نے صراط مستقیم کا رستہ بتایا تھا یعنی شیعہ کیا تھا اور بوقت شام رسالہ موعظہ حسنہ مفت عطا فرمایا تھا۔ جس کے دیکھتے ہی بہتیرے لوگ شیعہ ہو گئے ہیں۔ ساہووالہ میں بیس۲۰ اور موچی والہ میں نو۹ کل انتیس۲۹ نفر مومن ہو گئے ہیں۔ اور میری بھی پہلے ہی سے تشفی تھی مگر موعظہ حسنہ کو دیکھتے ہی اور از حد تشفی ہو گئی ہے۔ اس لئے خدمت اقدس میں التماس ہے کہ میرے لئے بھی رسالہ تقلید کا روانہ فرماویں۔ میرا نام اللہ بخش ولد غلام حیدر قوم بھنہ سکنہ بستی ناوڑہ موضع واڑہ سہران علاقہ کروڑ لعل عسن تحصیل لیہ کا ہوں۔

عالی جاہ! اس وقت فدوی ساہووالہ میں سرکاری ملازم ہے یعنی نائب مدرس ہے۔ اور محمد اولد بخشہ مذکور کے گھر میرا بسیرا ہے۔ اس لئے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ ایک رسالہ مندرجہ بالا شخص کے لئے اور ایک رسالہ میرے لئے یعنی کل دو۲ رسالے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرماویں۔ مجھے بھی اسی پتہ پر مل جائیگا۔ پتہ یہ ہے:۔ بمقام خاص ساہووالا ڈاکخانہ شاہپور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑہ پاس محمد اولد بخشہ کو ملے۔

(منجانب اللہ بخش ولد غلام حیدر بقلم خود)

علمائے دین و ہادیان شرع متین کا ذیل کے مسائل میں کیا ارشاد ہے

۱۔ زید ایک پیشنماز ہے اور مجلس عزائے امام حسین علیہ السلام میں مستورات کو شریک ہونے سے منع کرتا ہے۔ حالانکہ یہ مجالس خالص عورتوں کے اہتمام سے منعقد ہے جس کی منتظمین شیعہ صالحات مومنات ہیں اور جس عمارت میں یہ مجلس منعقد کی جاتی ہے اس میں پردہ کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ ایسی مجلس میں منع کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

۲۔ ایک مومن شیعہ اثنا عشری اپنی ایک خواب کی بنا پر درگاہ پنجہ شریف میں جو وقفی مقام ہے۔ اٹھائیس صفر کو مجلس وفات جناب سرور کائنات وشہادت امام حسن مجتبیٰ منعقد کرتا ہے۔ یہ مجلس مخصوص عورتوں کے لئے ہے جس میں پڑھنے والیاں اور سننے والیاں اور انتظام کرنے والیاں سب کی سب عورتیں ہی ہیں۔ پردہ کا ایسا مہتمم بالشان انتظام کیا جاتا ہے۔ جس کو اصطلاح میں کہ سکتے ہیں کہ پرندہ پر نہیں مار سکتا۔ اس مجلس میں مستورات کی شرکت کو ایک پیش نماز منع کرتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے کہ جو عورتیں اس مجلس عزا میں شریک ہوں ان کے شوہروں کو واجب ہے کہ ان عورتوں کو طلاق دیدیں۔ اس مسئلہ میں مجتہدین عظام کا کیا حکم ہے۔

۳۔ جو شخص کہ پیش نماز ہونے کا مدعی ہو اور وہ مسجد یعنی خانہ خدا میں بیٹھ کر مومنین متقین اور مومنات صالحات کی غیبت اور سخن چینی کرے۔ ایسے پیش نماز کی اقتدا کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔

۴۔ جو پیش نماز مومنات صالحات اور مخدمات عصمت کی توہین کرے ان کی عزت و آبرو پر اپنی زبان سے حملہ کرتا ہے آیا وہ پیش نمازی کے قابل ہے یا نہیں۔

جواب از جانب عالی جناب معلی الالقاب مولانا ومقتدانا علامہ سید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی

الجواب۔ نمبر ۱۔ محفوظ اور پردہ دار مقام میں جہاں خاص مستورات کیلئے مجلس عزا قائم کی گئی ہو اور مستورات ہی اس کی مہتمم اور منتظم ہوں سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی پیش نماز کیونکر مانع ہو سکتا ہے۔ اگر اس میں کوئی وجہ موجہ شرعی نہیں ہے تو عورتوں کے لئے ایسی باپردہ مجالس میں شریک ہونا موجب ثواب ہے اور اگر کوئی وجہ شرعی مانع ہو تو پھر شریک نہ ہونا چاہیئے۔ وہو العالم۔

۲۔ درگاہ پنجہ شریف جیسے متبرک مقام میں جس طرح پردہ کا اہتمام اور انتظام بیان کیا گیا ہے۔ اگر صحیح ہے تو مستورات کا ایسی باپردہ مجالس میں شریک ہونا موجب ثواب ہے اور بلا وجہ اس میں شرکت سے مانع ہونا قابل التفات نہیں۔ وہو العالم

۳و۴۔ میں اگر یہ صحیح ہے کہ کوئی پیشنماز بلا ثبوت شرعی مومنین ومومنات کی غیبت یا توہین کرے تو وہ قابل اقتدا نہیں ہے۔ وہو العالم

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ

علی الحائری

جواب از جناب عالیجناب سرکار شریعتمدار مولانا مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ لکھنوی

۱۔ باوجود اہتمام پردہ اور ہر قسم کی حفاظت کے عورتوں کو شرکت مجالس عزا سے مانع ہونا ہرگز مناسب نہیں لیکن اگر عورتوں کے اجتماع میں کچھ اندیشہ ہو تو ممانعت ممدوح بلکہ لازم ہوگی۔

۲۔ ایسی مجالس میں عورتوں کا شریک ہونا موجب ثواب ہے۔ لیکن واجب نہیں ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جو عورتیں شرکت کریں ان کے شوہروں پر واجب ہے کہ طلاق دیدیں کلام لغو ہے اور اس میں مجالس عزا کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ البتہ اگر کسی کے نزدیک عورتوں کے اجتماع میں اندیشہ ہو تو مانع ہونا بے جا نہ ہوگا بلکہ بہتر ہوگا۔

۳۔ غیبت کی حرمت یقینیات میں ہے اور وہ قادح عدالت ہے بشرطیکہ مستثنیات شرعیہ میں نہ ہو۔ مومنین و مومنات کی توہین ناجائز و حرام ہے واللہ العالم۔

(نجم الحسن بقلمہ)

جواب از جانب عالی جناب معلی الالقاب مولانا و مقتدانا مولوی السید یوسف حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی

۱۔ اگر عمارت وقفی ہے یا صاحب عمارت کی اجازت سے منعقد ہوئی ہے اور کوئی مفسدۂ شرعیہ نہیں ہے تو منع کرنے والا گنہگار ہوگا واللہ العالم

۲۔ صورت مذکورہ میں پیش نماز کو روکنے کا حق نہیں۔ واللہ العالم

۳۔ نہیں کر سکتے۔

۴۔ قابل پیشنمازی نہیں۔ واللہ العالم۔ (احقر یوسف حسین النجفی بقلمہ)

جواب از جانب عالی جناب معلی الالقاب مولانا و مقتدانا مولوی السید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان علی اللہ مقامہ

۱۔ مجالس عزا اگر خالص ہوں اور کسی امر خلاف شرع کا اندیشہ نہ ہو تو موجب ثواب عظیم ہیں لیکن عورتوں کے لئے شریعت میں پردہ کی نہایت تاکید ہے۔ یہاں تک کہ نماز جمعہ و عیدین کو اسی مصلحت سے عورتوں سے شارع نے ساقط فرمایا ہے اور شریعت میں عورتوں کو بجائے مسجد کے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور گھر میں بھی کوٹھری میں پڑھنا اس کے لئے افضل قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر پیشنماز کا منع کرنا بمصلحت شرعی اور اندیشہ خلاف شرع کے ہو تو

بے جا نہ ہوگا۔ اور اگر عزاداری کی حیثیت سے مخالفت کوئی کرے تو وہ البتہ منافی ایمان ہوگا۔ بہر کیف مومنات کی مذمت اور غیبت جائز نہیں ہے اور نہ ان کی توہین و تہجین جائز ہے۔ البتہ اگر کوئی امر خلاف شرع ہو تو اس سے روکنا اور ہدایت کرنا جائز بلکہ ضروری و واجب و لازم ہے۔
وہو العالم ۔　　(دہر شریف)

جواب از جناب عالیجناب مولانا و مقتدانا مولوی السید ظہور الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مد ظلہ

۱۔ جب کہ کوئی امر مانع شرع نہ فرض کیا جائے تو عورتوں کا منع کرنا بے وجہ ہے۔ و اللہ العلیم ۔
۲۔ صورت مذکورہ میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر پیش نماز صاحب کا قول نہ ہو تو بیجا ہے۔ و لولہٗ
۳۔ شخص مطیع کو ایسے شخص کے ساتھ اقتدار کرنا درست نہ ہوگا۔ واللہ العلیم ۔
۴۔ شخص مطیع کو اس کی اقتدار درست نہیں واللہ العلیم ۔　　(ظہور الحسن عفی عنہٗ)

جواب از جناب عالیجناب مولوی السید سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مد ظلہ نوگانوی النجفی

۱۔ اگر بلا کسی مصلحت و علم فساد منع کرتا ہے تو گنہگار رہے ۔
۲۔ اگر مجالس مفسدہ پر مبنی نہیں یا مقدمہ فساد نہیں تو منع بے معنی ہے (طلاق کا وجوب کچھ معنی نہیں رکھتا۔ وہو العالم ۔
۳۔ غیبت مومنین و مومنات بغیر کسی منشاء صحیح حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے وقادح عدالت ہے۔

حررہ۔ السید سبط نبی عفی عنہٗ
مہتمم مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات ضلع مراد آباد ۔

ہفوات زمیندار

۲۵۔ اپریل کے زمیندار میں ایک مضمون بعنوان "استفسار" شائع ہوا تھا جس کا جواب میں نے لکھکر بغرض اشاعت ان کو بھیجدیا۔ جس کی نقل اس نمبر میں بھی کسی دوسری جگہ درج ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ میرے مضمون کو وہ بجنسہ شائع کر کے جو کچھ بھی رطب و یابس چاہتے وہ اس پر لکھدیتے۔ مگر انہے سراسر خلاف دیانت کیا اور امانت میں خیانت کی جو اصول صحافت کے بالکل خلاف ہے کہ میرے مضمون میں قطع و برید کر کے اپنی مرضی کے موافق اس میں عبارتیں بڑھا کر اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جس کے اسلاف کلام اللہ میں تحریف کر دینے سے نہیں چوکے ان کو اتنا نہ

کلام میں تحریف کرنے سے کیوں شرم دامنگیر ہوتی۔ یقین جانئیے کہ مدیر زمیندار نے میری عبارت میں نفی کو اثبات کے ساتھ تحریف کر کے نفس مضمون ہی کو بدل ڈالا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔ ہم نے اس میں لکھا تھا کہ مستفسر نے خود کو ملحد نما مسلمان ظاہر کیا ہے ہم ان کو سید صاحب ہونے کے سبب نبس ولا تنابزوا بالالقاب پ ۲۶ ع ۲۲ الیسا لقب نہیں دے سکتے" اور مدیر صاحب چونکہ ابن سعود کے ہوئے مرید۔ انہوں نے اس کو بدل کر لکھدیا ہے۔ کہ" وہ ایسے ہی خطاب کے مستحق ہیں" انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہیں مدیر زمیندار کی کارستانیاں جس پر وہ ساری دنیا کی لیڈری کا ٹھیکہ دار بننا چاہتا ہے سے گرہمیں مکتب است و ایں ملّا

کار طفلاں خراب خواہد شد

شرم! شرم!! شرم!!!

اب سنئیے اس کے نکات" کا نوٹ جس میں اس نے حق کو مشتبہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ عنقریب کسی مجلس میں یہ بھی فرما دیں گے کہ وسکی اور برانڈی کی بوتلیں نہیں بلکہ خم کے خم لنڈھاؤ اور اس کے بعد قمار خانہ کا رُخ کرو۔" توبہ توبہ معاذ اللّٰہ۔

حضرت! یہ علماء مذہب اہلبیت طاہرین علیہم السلام کا شیوہ نہیں ہے۔ آپ کو مغالطہ ہوا ہے۔ دراصل آپ نے اپنے مشائخ اور خلفاء پر یہ قیاس کر لیا ہے۔ کہ جب وہ اسلام اختیار کرنے سے پہلے مشرک اور بت پرست تھے تو شراب کو شیر مادر سمجھتے رہے۔ اور اسلام لے آنے کے بعد چونکہ العادۃ کالطبیعۃ الثانیہ شراب ان کے لئے ہو چکی تھی مرتے دم تک وہ ان سے چھوٹنے نہ پائی یہاں تک کہ حضرت عمر صاحب تو مرتے وقت بھی نبیذ پی کر ہی رخصت ہوئے دیکھو تاریخ الخلفاء امام سیوطی مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۳۳ سطر ۹۔ واُتی عمر بنبیذ فشربہ فخرج من جرحہ یعنی عمر کو نبیذ (شرابے کہ از خرما و جو وغیرہ سازند۔ از غیاث) دی گئی۔ پس عمر نے شراب کو پیا پس وہ زخم کے راستہ سے خارج ہوئی۔ یہی خبر بعینہٖ صواعق محرقہ امام ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صفحہ ۹۲ سطر ۱۸ میں مرقوم ہے۔

جن کے خلفاء راشدین کی یہ شان ہو کہ وہ شراب جیسے عمل الشیطان کے مرتے دم تک عامل رہے ہوں وہ دوسروں پر اس طرح زبان درازیاں نہیں کیا کرتے۔ ورنہ پھر ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

اگر شوق ہو تو آئندہ اس سے عجیب تر تذکرۃ الراشدین بھی آپ کو سنا دیا جائے گا جس پر جس قدر بھی آپ کا مذہب فخر کرے کم ہے۔

(مدیر)

جواب طلب امور کے لئے ارکا ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا لازمی ہے۔ (مینجر)

شانِ امامت

(از قلم حقیقت رقم عالی جناب سید شوکت علی صاحب فراقؔ - ہلور - ضلع بستی)

(بسلسلہ گذشتہ نمبر ۸)

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

بیانات سابقہ سے بخوبی محقق و ثابت ہو گیا کہ تقرر امام کا تعلق صرف خدا پر ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے وہ منصب جلیلہ عطا فرماتا ہے۔ خود خداوند عالم اس میں یہ قابلیت پیدا کرتا ہے۔ اس کو اہل بناتا ہے۔ جس میں اس کار اہم کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔ . . . .

جس میں شان امامت چمکا دیتا ہے۔ اور اہل بصیرت کو مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ حجت تمام کر دیتا ہے کہ دیتا ہے۔ دیکھو دیکھو شان امامت دیکھو سمجھ لو شناخت کر لو خوب سمجھ لو۔ کس میں شان امامت ہے کون اس منصب جلیلہ کا شایاں ہے۔ کون شخص اس عہدہ بزرگ کا سزاوار ہے۔ کس میں اس مرتبہ عظیم پر فائز ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام مطلع ہوتے ہیں کہ ہم فیض الٰہی سے مستفیض ہوں۔ امامت کا ذی قدر عہدہ ملا۔ عرض کرتے ہیں بار الٰہا و من ذریتی کیا میری آیندہ نسل کو بھی یہ قابل فخر عزت بخشی جائے گی حکم ہوا ہے۔ لا ینال عہدی الظالمین۔ اب تک تمہاری ذریت درجہ امامت پر فائز ہو گی مگر یہ سمجھ لو) یہ عہدہ جلیلہ ظالمین کو نہیں ملتا (طیب طاہر بے گناہ مستحق ہیں) پس ایسی ذوات مقدسہ کے ہوتے کوئی شخص بشرطیکہ عقل سلیم کا مالک ہو ایسے وجود کو ایسی ہستی کو امام تسلیم نہ کرے گا جو گناہ کا پتلہ۔ جرائم کا مجسمہ ظلم کی تصویر ہو۔ خصوصاً ایسے گناہ کا ارتکاب کرنے والا جس پر ظلم عظیم کا اطلاق کیا گیا ہو کیونکر امام ہو سکتا ہے۔ دیکھئے تو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ خدا اعلان کر رہا ہے ان الشرک لظلم العظیم شرک بہت بڑا ظلم یعنی گناہ ہے

کیا عقل اسے گوارا کرتی ہے۔ کیا عقل اسے تسلیم کرنے کے لئے طیار ہے کہ وہ شخص جس کی عمر کا ایک معقول حصہ نجاست شرک سے ملوث رہا ہو وہ اس جلیل القدر مرتبہ پر فائز ہو سکتا ہے۔ یا وہ جس کے طہارت کی خدا شہادت دے رہا ہے۔ عقل تو یہ کہتی ہے کہ امام کو معصوم ہی ہونا چاہئے ورنہ بحالت خاطی ہونے کے بہت ممکن ہے کہ اس کے احکام مشتمل بر خطا ہوں۔ سمجھنا چاہئے یہ اولی الامر زمانہ ہیں۔ خدا کی جانب سے حاکم و سردار ہیں۔ خدا کے خلیفہ و جانشین ہیں۔ خلافت الٰہیہ کے مالک ہیں ان کے احکام واجب العمل ہیں۔ یہ مظہر صفات الٰہیہ ہیں۔ اور یہی امام خلیفۃ الرسول بھی کہے جاتے ہیں ۰

پھر سماعت فرمائیے یہی خلیفہ خدا اور یہی خلیفہ رسول ہیں۔ غور تو فرمائیے خلیفہ مستخلف کا آئنہ ہوتا ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خداوند عادل کا خلیفہ ظالم ہو۔ تو یہ تو کبھی نہیں ۰

بخیال خلیفۃ الرسولؐ۔ کیا طاہر مطلق کا خلیفہ ظالم یعنی مشرک ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں بھائیو کبھی نہیں ہرگز نہیں۔ تمہارا رسول ایسا طاہر ہے جیسے خدا طاہر کہہ کر پکارتا ہے۔ طاہر نام ہی ہو گیا۔ طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ۔ اے طاہر ہم نے قرآن اس واسطے نہیں نازل کیا ہے کہ تو محنت شاقہ اٹھائے۔ اس مختصر مثال سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ عصمت و طہارت لازمہ خلافت ہے۔

تو پھر آپ اُسے خلیفہ کیوں نہیں تسلیم کرتے۔ اپنا امام مفترض الطاعت کیوں نہیں سمجھتے۔ خلیفہ خدا اور خلیفہ رسول کیوں نہیں مانتے جو مہد سے لحد تک کبھی مرتکب گناہ نہ ہوا ہو۔ جس میں نشان امامت چمکتے ہوئے چراغ سے زیادہ روشن ہو۔ جو بہ شہادت قرآنی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تمام رجس اور جملہ برائیوں سے پاک ہے۔ طیب ہے طاہر ہے۔ تفاسیر و روایات فریقین سے ثابت ہے کہ علیؑ سردار اہلبیتؑ و افضل اہلبیت ہیں۔ ایسے طاہر کے ہوتے ہوئے عقل کسی دوسرے کو کیونکر خلیفہ (امام) تسلیم کریگی۔ خصوصًا ایسے کو جو ایسے معصوم و طاہر کا عکس ہو۔ تفضیل مفضول بر فاضل فضول اور عقلاً قبیح ہے۔ فتدبروا ولا تکن من الغافلین۔

(باقی دارد)

نماز

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہے کہ وہ آیت قرآن کی کہ جس کے سبب سے زیادہ امید ہو وہ آیہ اقم الصلوٰۃ الخ اور فرمایا کہ اے علیؑ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھکو خوشخبری اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے۔ کہ جس وقت کوئی تم میں سے واسطے وضو کے اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے تو اُس کے اعضا میں سے گناہ گر جاتے ہیں۔ اور جس وقت دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو کوئی گناہ اس پر باقی نہیں رہتا۔ اور ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے شکم مادر سے ابھی پیدا ہوا ہے۔ اور جس وقت دو نمازوں کے درمیان کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو معاف ہو جاتا ہے۔ اور پھر باواز بلند فرمایا کہ نماز پنجگانہ میری امت کے لئے مثل نہر کے ہے کہ کسی کے دروازے پر جاری ہو۔ جس وقت آدمی پانچ مرتبہ دن میں اور رات میں غسل کرے اس نہر میں تو اس پر میل باقی نہیں رہتا ہے۔ ایسے ہی واللہ نماز پنجگانہ بھی میری امت کے لئے ہے۔ کہ جو کوئی پانچوں وقت نماز پڑھے تو اس پر گناہ باقی نہیں رہتا ہے۔ نیز حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے گرایا اس نے دین کو گرایا۔

کافی میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کی تحقیر کرے وہ میری شفاعت

ے محروم رہے گا اور حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا۔ پس اے قرآن واہلبیت سے تمسک کرنے والو! ے شیعو! اے جعفریو! نماز کی پابندی اختیار کرو اور اپنے اہل وعیال اپنی اولاد ذکور واناث اور پنے اعزہ واقربا کو نماز کی وصیت کرو اسی کی تاکید کرو اور اسی کا انہیں پابند بناؤ یہ نظم پڑھو اور از کا شوق دل سے پیدا کرو ؎

پڑھنے سے تو اسی کے ہے خوشنودی خدا ، راضی اسی سے ہی رہتے ہیں محبوب کبریا
دیکھو اسے نہ کرنا کبھی مومنو قضا اس کا کلام پاک میں لکھا ہے ماجرا
تاکید جا بجا ہے اقیموا الصلوٰۃ کی۔
تکبیر ہیں صدا ہے اقیموا الصلوٰۃ کی

راقم ناچیز:۔ (مولوی حکیم) سید قائم حسین صاحب، موسوی الشیرازی پیشنماز رجوعہ

گیا کی یادگار مجلس وعظ

انجمن امامیہ گیا کے سکرٹری عالی جناب خان بہادر مولوی سید خیرات احمد صاحب مصنف نور ایمان کی دعوت پر جناب مستطاب فخر الحاج والزائرین شرف الذاکرین صدر الواعظین ابو الفضل حضرت مولانا عرشی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ۱۲؍اپریل کو اکسپرس سے روانہ ہو کر ٹھیک نو بجے شب کو گیا پہنچے وہاں خان بہادر مسٹر سید ہادی حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا، اور ان کے بڑے صاحبزادے سید رضا حید رصاحب موجود تھے۔ دست بوسی کے ساتھ بسواری موٹر جائے قیام پر لائے گئے چونکہ ڈہائی ماہ کی مسلسل علالت کی وجہ مولانا دام ظلہ اپنے آپ میں ضعف محسوس فرما رہے تھے۔ اس لئے ایکدن آرام فرما کر دوسرے دن ۱۵؍اپریل کو بیان فرمایا۔ شہر کے معززین شیعہ وسنی حضرات کے علاوہ بیرونجات سے بھی تشریف لائے تھے۔ خصوصاً جناب سر سید سلطان احمد صاحب گورنمنٹ ایڈووکیٹ ووائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی مع خواجہ محمد نور صاحب وکیل ودیگر ہمراہیان خاص طور پر شرکت مجلس کے لئے تشریف لائے تھے۔

یہ مجلس بیرون شہر جناب مرزا اقبال صاحب رئیس اعظم مرحوم کے مقبرہ عالیہ میں قرار پائی تھی مجمع امید سے زیادہ تھا۔ نو بجے کے بعد مولانا دام ظلہ کا بیان شروع ہوا۔ آیہ کریمہ ونبلوکم بالشر والخیر فتنہ کی تفسیر وتوضیح اپنی خاص نوعیت بیان کے ساتھ مطلب کی بات کا اظہار کرتے ہوئے اس حسن سے ادا فرمایا کہ تمام مجمع ہمہ تن گوش ہو رہا تھا۔ اثنائے بیان میں جگہ جگہ خیر وشر کے متعلق وہ وہ نکات بیان فرمائے کہ اہل علم پھڑک اٹھتے تھے اور ہر شخص علی قدر مراتب محظوظ ہو رہا تھا گیارہ کے بعد بیان ختم فرمایا۔ لیکن مجمع ابھی اور خواہشمند تھا۔ خداوند عالم آپ کو زندہ وقائم رکھے۔ کہ مومنین کو فیض پہنچتا رہے ✤

(راقم:۔ غلام حسین صحابی)

۷۸۶

هدیۂ تبریک

بتقریب ولادت باسعادت امام عالیمقام حضرت سیدالشہدا جناب ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام

یوم جمعہ ۳۔ شعبان المعظم ۱۳۴۶ھ

از نتیجۂ فکر حماد اہلبیت **مرزا باقر علی افسر** بی۔ اے۔ منشی فاضل۔ لاہور

حسب فرمائش

عالی جناب مستطاب والاشان خان بہادر **محمد علی خان صاحب قزلباش** سی۔ ایس۔ آئی دام اقبالہ

آج سردار جوانان جنان پیدا ہوا — زینتِ عرش افتخارِ آسماں پیدا ہوا
زیب آغوش جناب فاطمۂ یعنی حسینؑ — راکب دوش رسولؐ انس وجاں پیدا ہوا
اللہ اللہ اقتدار سیدِ والا نسب — محترم ایسا زمانے میں کہاں پیدا ہوا
جد محمدؐ مصطفےٰ سا رحمت للعالمین — جس کی خاطر یہ زمیں یہ آسماں پیدا ہوا
والدہ خاتونِ محشر اور پدر صلِّ علےٰ — ذات حق کا جس کی ہستی پر گماں پیدا ہوا
ماہِ شعبان المعظم کا تھا یہ روزِ سوم — نورِ خالق رونق کون و مکاں پیدا ہوا
چرخ سے ہاتف کی یہ سوئے زمیں آئی ندا — حبذا الوخلق میں حق کی اماں پیدا ہوا
معنئ تسلیم مصداقِ رضا عینِ یقین — حجتِ حق اصل دین نورِ عیاں پیدا ہوا۔
خامس آلِ عبا مخدوم جبریل امین — پیشوائے خلق امام راستاں پیدا ہوا
جس کی خوشبو سے معطر ہو گیا سارا جہاں — وہ گلِ باغِ بہارِ بے خزاں پیدا ہوا
جس کی مہمانی پہ شاہد ہے زمین کربلا — وہ مسلمانوں! تمہارا میہماں پیدا ہوا
جس کے خوں کی آبیاری سے پھرا رنگ چمن — گلشن اسلام کا وہ باغباں پیدا ہوا
امر آمرزش بھی آساں ہو گیا اے مومنو — امت ختم رسلؐ کا مہرباں پیدا ہوا
آپکی تھی کشتئ امت محیط کفر میں — ناخدا بن کر گروہ ناگہاں پیدا ہوا
ڈوب کر بحرِ شہادت میں ابھاری یک بیک — خون کی موجوں میں ساحل کا نشاں پیدا ہوا
کر دیا سر دیکر اپنا سرفراز اسلام کو — سرفروش ملت اسلامیاں پیدا ہوا
جستجوئی مدح شہ فکر رسا کو ہے خوشا — راہ ذوق افروزئ طبع رواں پیدا ہوا
وصف شہ میں یہ زمین شعر نے پایا شرف — جس کی رفعت پر گمان آسماں پیدا ہوا

ہے یہ فیض مدحت فرزند بانوئے نبیؐ
طبع افسر میں جو یہ زور بیاں پیدا ہوا

الوداع ذبیح نینوا

آہ سردار اوصیا۔ نواسہ حبیب کبریا۔ نور نظر شہنشاہ۔ جگر گوشہ فاطمہ زہرا۔ سید شباب الجنہ یعنی حسین سرخ قبا۔ کہ جب کہ تمام مونس و غمخوار داغ مفارقت دیکر درجہ شہادت پا جاتے ہیں۔ ان کے صدمے اٹھاتا ہوا میدان کربلا میں اکیلا رہ جاتا ہے اور عالم تنہائی میں اپنی چشم کو نہر فرات کی طرف پھراتا تھے اور پکارتا ہے۔ کہ بھائی عباسؑ و علی اکبرؑ و اسے قاسمؑ عونؑ۔ محمدؑ۔ کہاں ہو آؤ اس وقت آکر اپنے پدر بزرگوار کشتہ جور و جفا کا حال دیکھو۔ اس آواز پر تمام شہدا کی لاشوں سے آواز آتی ہے۔ لبیک یا ابن رسول اللہ۔ اگر پھر ایک مرتبہ اس تن سے سر کو لگا دیا جاوے تو ایک بار نہیں ہزار بار ہم آپ پر جان نثار کرنے کو تیار ہیں۔ اس وقت بحالت پژمردگی نظر یاس پھراتا ہے۔ مگر کوئی مددگار نظر نہیں آتا۔ چاروں طرف قوم جفا کار ہے۔ اس وقت نواسہ رسول اللہ۔ گل ریاں مصطفےٰ۔ باغ بستان مطلبا آپکو نرغہ اعدا میں دیکھ کر اتمام حجت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ مسلمانو! استغاثہ کرنے والا کون ہے۔ یہ وہ حسین ہے کہ جس کی خاطر رسول اللہ صلعم اونٹ بنتے تھے۔ اور جناب ختمی مآبؐ روحی لہ الفداء نے فرمایا ہے کہ حسین منی وانا من الحسین۔ یہ حسینؑ مجھ میں سے ہے اور میں حسینؑ میں سے۔ یہ وہ حسینؑ ہے کہ عالم طفلی میں آپ کی یہ سخاوت تھی کہ ایک اعرابی جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت تمام اصحاب و انصار و مہاجر موجود تھے۔ اس سائل نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم دولت بہت ہے اور وارث کوئی نہیں رکھتا۔ حضور بارگاہ رب العزت میں دعا فرماویں کہ پروردگار اولاد نرینہ عطا کرے۔ رسول اللہ صلعم نے لوح محفوظ کی جانب نظر اٹھائی اور دیکھ کر فرمایا کہ اے شخص تمہاری قسمت میں اولاد نرینہ نہیں ہے۔ سائل نے تین مرتبہ عرض کی۔ نبیؐ برحق نے فرمایا تمہاری قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ حتیٰ کہ رسولؐ خدا نے جناب امیر علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ یا علیؑ اس سائل کی خاطر پروردگار کی جناب میں عرض کریں۔ جناب ولایت مآب علی ابن ابی طالبؑ نے درگاہ خدائے قدوس میں دعا کی مگر جواب ملا کہ اس کی قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ تب وہ اعرابی مایوس ہو کر واپس جا رہا تھا۔ کہ جناب امام حسین علیہ السلام بچوں سے کھیل رہے تھے۔ سن مبارک اس وقت ۶ برس کا تھا۔ آپ نے اس اعرابی کی طرف گہری نظر سے دیکھا۔ اور بچوں سے علیحدہ ہو کر دوڑ کر اس اعرابی کی انگلی چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پکڑ لی۔ اور کہا اے بھائی کیوں تم اس قدر مغموم معلوم ہوتے ہو۔ اس نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ میں آج سخی کے دربار سے نامراد واپس جا رہا ہوں۔ آپ کے جد امجد سردار انبیا محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ایک سوال رکھتا تھا۔ کہ خاکسار اولاد نرینہ نہیں رکھتا۔ دربار رسالت سے جواب ملا کہ تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے پریشان ہوں۔ چونکہ جناب امام حسین علیہ السلام محرم راز خفی و جلی وارث علم نبی۔ اولی الامر اس اعرابی کو

ساتھ لے کر اپنے نانا بزرگوار محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جونہی حسینؑ کو جب اعرابی کے ساتھ آتے دیکھا تو جناب رسالت مآبؐ کا چہرہ زرد ہوگیا۔ اتنے میں امام حسین علیہ السلام نے اپنے نانا بزرگوار کی خدمت میں عرض کی اے نانا جان یہ اعرابی سائل ہے۔ اس کا سوال پورا کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ بیٹا حسینؑ۔ میں نے بارگاہ صمدیت میں دعا کی۔ اور فلک لوح محفوظ پر دیکھا۔ اس شخص کے حق میں کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے مشیت باری میں کسی کو دخل نہیں۔ یہاں تک حسین علیہ السلام نے تین مرتبہ اس سائل کی جانب سے سفارش کی نبی صلعم نے جواب ہی دیا۔ کہ حسینؑ اس کی قسمت میں اولاد نہیں۔ تب جناب امام حسینؑ نے فرمایا۔ اچھا نانا جان میں نے ۵ فرزند اس کو عطا کئے۔ مومنین خیال کا مقام ہے۔ یہ خدا کے لاڈلے ہیں۔ اتنی بات جب حسین علیہ السلام نے اپنے دہن مبارک سے نکالی۔ جناب رسالت مآبؐ کا چہرہ مبارک زرد ہوگیا جناب امیر المومنینؑ کانپ گئے۔ فوراً روح الامین سدرہ کا رہنے والا نازل ہوا۔ کہ اے حبیب ربانی پروردگار بعد تحفہ درود و سلام کے فرماتا ہے۔ کہ میرے حبیبؐ سے کہدو کہ رنج نہ کر خاطر حسین مجھ کو منظور ہے۔ آپ لوح محفوظ کی طرف آنکھ اٹھاویں اور اس کی رحمانیت و کریمیت کو دیکھیں۔ جناب رسولؐ خدا نے آنکھ فلک کی طرف اٹھا کر دیکھا۔ کہ ۵ فرزند اس اعرابی کی قسمت میں لکھے ہیں تب رسول خدا صلعم سجدۂ خدائے قدیر بجا لائے۔ یہ اس شان کی ہستی تھی؛

فرزند رسول۔ جگر گوشہ علی مرتضیٰ۔ راکب دوش نبی۔ مالک آیۂ تطہیر قوم جفا کار کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہیں۔ اے قوم زبون! تم جانتے ہو میں کون تمہارے نبیؐ کا نواسہ ہوں۔ فاطمہ زہراؑ کا نور نظر ہوں علی مرتضےٰ کا پسر ہوں۔ میرے خون سے باز آؤ۔ اشقیاء جواب دیتے ہیں کہ اے حسین بندۂ مقبول ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ امام المبین ہو۔ ابن امام ہو بے گناہ ہو۔ بے تقصیر ہو مگر ہم حاکم وقت کے حکم سے مجبور ہیں۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ قوم زبون عیسائی لوگ تو سُم خر عیسیٰ کی اسقدر تعظیم کیا کرتے تھے اور تم میرے نانا کے کلمہ گو ہو جن کا کہ میں نواسہ ہوں۔ کیا تمہارے دلوں میں ذرہ بھر رحم نہیں ہے۔ کہ اہلبیت رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ ایک بے کس مظلوم سید ہوں۔ اس پہ رحم کھاؤ مگر اشقیا نے وہ ہی جواب دیا کہ ہم حکم حاکم عمر سعد سے مجبور ہیں۔ قوم جفا کار پر کوئی اثر نہ ہوا؛

خیمۂ آل عبا بھی قریب ہے اور خیمہ کی نگہبان جناب زینب سلام اللہ علیہا دختر بتول زہرہ۔ خواہر امام مظلوم و مغموم بھی۔ بھائی کی تنہائی و بے کسی کو دیکھکر گھبراتی ہے اور اس کی مظلومیت پر ہزار ہزار آنسو مثل ابر نوبہار بہاتی ہے۔ اور بحالت گریہ و زاری یہ کہتی ہے۔ کہ اے مسلمانو! خوف خدا کرو۔ میرا بھائی بے جرم خطا ہے۔ اس پہ رحم کرو۔ اس کے خون ناحق سے باز آؤ۔ وگرنہ روز قیامت قاضی الحساب کے سامنے تمہارے اس ظالمانہ و نامنصفانہ حرکت کی فریاد کرونگی۔ مگر آہ غمزدہ جناب زینبؑ کی کون فریاد سنتا ہے۔ حافظ اور قاری اس خیال میں محو ہیں کہ تاج امامت کے پرزے پرزے کردیں اور دولت دنیائے ناپائدار سے مالا مال ہو جاویں۔ فرزند رسولؐ امام ابن امام اذان نماز مانگتے ہیں

آہ وہ کیسا وقت تھا۔ جس کی نظیر پروردگار نے اپنے کلام میں دی۔ والفجر ولیال عشیہ سورہ فجر۔

صبح عاشورہ نمودار ہے۔ جلتی ہوئی ریت ہے۔ وقتِ ظہر قریب ہے جگر گوشہ شاہ حل اتیٰ زخموں سے چور ہے۔ اور عبادت خدا کا اس قدر خیال ہے۔ کہ حسین علیہ السلام عبادت خدا میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہنوز سجدۂ خدا میں ابھی مشغول ہی ہوئے تھے۔ کہ قوم جفا کار سنگ باری شروع کر دی۔ کیا مجال اس مقبول بارگاہ صمدیت کی عبادت میں ذرا فرق آجاوے۔ تیر پر تیر نیزے پہ نیزے کھائے جاتے ہیں مگر سجدۂ خدائے قدوس سے سر نہیں اٹھاتے۔ رضائے الٰہی پر شاکر اور ثابت قدم ہیں۔ کیونکہ پروردگار نے اپنے کلام میں فرمایا وقلیل من عبادی الشکور۔ اللہ کے شاکر بندے کم ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہے جو اس آیۂ مجیدہ کے مصداق ہیں۔

مسلمانوں یہ عبادت اس خدا کے عبد کی ہے۔ اور یہ خاصان خدا میں آخر مظلوم سید سوار دوش نبوت کو خون میں غلطاں و نیم جان دیکھ کر شاہ کے گرد حلقہ باندھ لیتے ہیں۔ امام مظلوم حالت غشی میں ایک فریاد خیمہ کی جانب سے سنتے ہیں۔ مسلمانوں یہ آواز حسین علیہ السلام کی غمزدہ بہن جناب زینب سلام اللہ علیہا کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ کہ اے بھائی اگر اذن پاؤں تو آپ کے زخموں کو آکر دھوؤں اور خاک کو جھاڑوں۔ حسین علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ کی بیتابی کو خود ملاحظہ کیا اور طاقت گویائی نہ رکھنے کے باعث اپنے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ اے مصیبت زدہ بہن خیمہ کے باہر قدم مت رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ غضب الٰہی قوم جفا کار پر نازل ہو جائے اور میری محنت برباد ہو جاوے آپ عبادات خدائے عزوجل میں مشغول رہو۔

آہ! کیا خلق عظیم ہے۔ چونکہ رحمت للعالمین کے نواسے ہیں۔ وقت شہادت بھی پاس امت محبوب خدا کا خیال ہے۔ کیا ہی پاک تعلیم اس بزرگوار ہستی کی ہے۔ کہ بچے ذبح ہوتے ہیں تو بھی شکر الحمد للہ لب پر ہے۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون زبان پر جاری ہے۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جو کہ مصداق وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کے ہیں۔ کیا خوب اس خدا کے مقبول بندہ کی ہدایت ہے۔ لبوں پہ جان ہے اور عبادات خدائے قدوس کا خیال ہے۔ یہ شہدا کے پیشوا جلیل ہے۔ نیزے پر سر ہے۔ اور وہ بھی سورت کہف کی تلاوت کرتا جاتا ہے۔ یہ احمد کی حدیث ثقلین ہے۔ نبی برحق نے ان کی پیروی کرنے کے لئے حکم دیا۔ خدا نے اپنے کلام میں اولی الامر ان کو گردانا۔ ان کی پیروی کا حکم نافذ کیا۔ مگر امت نے کیا خوب پاس خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمان کا کیا کہ اس مظلوم کی لاش گھوڑوں کے ٹاپوں سے پامال کرائی۔ اب وعدۂ الٰہی قریب آگیا اور خداوند عالم نے اپنے کلام پاک میں جس بڑی بھاری قربانی کی خبر دی تھی پوری ہوئی وفدینٰہ بذبح عظیم۔ الٰہی یہ بندۂ محبوب خدا اپنی ہمشیرہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اور اپنی ہمشیرہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اور کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ ظالم شمر نابکار نے تلوار آبدار سے سر اطہر تن

مبارک سے جدا کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اس شہادت اسلامی خدا کے برگزیدہ کے حیرت انگیز واقعات کو غائر نظر سے دیکھو گے خلق محمدی اور
واطاعت پروردگار اور صراط مستقیم کی سیدھی راہ تم کو ملے گی۔
(خادم سادات:۔ سید دلاور علی المشہدی بخاری۔ بنارس چھاؤنی)

ریویو

چمنستان محمد پر خزاں

یہ رسالہ مقتل سادات کا دوسرا حصہ ہے جس کو جناب ابو القلم حضرت منیر زیدی الواسطی دہلوی نے حال ہی میں بزبان اردو میں علم کی خاص شان لئے ہوئے تصنیف اور بصرف زر کثیر شائع فرما کر قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ مضامین قابل قدر ہیں۔ مقتل سادات کے حصہ ثانیہ کے مشتاق جلد خرید لیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ دو سو صفحات علاوہ رنگین ٹائیٹل پیج کے ہے۔

مینیجر صاحب مطبع یوسفی دہلی سے بقیمت عہ طلب کریں۔

خریداران الحافظ عالی جناب فخر الحاج والزائرین صدر الواعظین ابو الفضل حضرت مولانا عرشی دام ظلہ العالی کی صحت کے شکریہ میں رسالہ "اہلبیت" اور "اہلبیت کی نماز" کی پچاس پچاس جلدیں وقف کی جاتی ہیں۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔
(المعلن:۔ الف۔ اے ہاشمی حفیظ گنج بازار۔ بنارس سٹی)

یا اللہ — یا علی — یا علیم

چمنستان محمد پر خزاں

جوانان بنی ہاشم۔ ابنی فاطمہ۔ علی و بتول کی گود کے پالے اور ان ماہ وش گیسوؤں والوں کے شوق شہادت رخصت۔ رجز۔ جہاد اور شہادت کی منیر زیدی الواسطی دہلوی کے قلم سے کھینچی ہوئی وہ لفظی تصویر جو شط فرات پر پیاسے ذبح ہونے والوں کا مرقع پیش نظر کر دے گی۔ صفحات قرطاس "چمنستان محمد پر خزاں" میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مقتل سادات کا وہ دوسرا حصہ ہے جس کے اشتیاق میں مومنین ہستند نو دوم ہند و مصر و عراق و حجاز عرصے سے بیچین تھے۔ ضخامت دو سو صفحات علاوہ سرورق۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ

مینیجر یوسفی پریس دہلی

شرح نماز ابو حنیفہ اس رسالہ کا مفہوم اس کے نام سے ظاہر ہے۔ جس کو خان بہادر کربلائی نواب سید مظفر علیخان صاحب رئیس جالندھر ضلع مظفر نگر نے حال ہی میں تصنیف اور

رعایتی نرخنامہ اشتہارات

مقدار	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ایکبار
سالم صفحہ	صہ ۲۵ ر	۱۲ ر	عہ ر	للعہ ر
نصف صفحہ	۱۶ ر	عہ	۶ ر	عہ ۲ ر
چوتھائی صفحہ	للعہ	۶ ر	للعہ ر	علعہ

(مینجر الحافظ لاہور)

الحافظ

جلد اول کے پرچہ جات نمبر ۲-۳-۸۵-۹-۱۲ یعنی بابت اپریل مئی جولائی۔ اکتوبر نومبر و فروری ۱۹۲۵ء اور جلد دوم و سوم مکمل دفتر میں موجود ہیں ۴ر برائے جلد اول (جتنی کہ فی الحال دفتر میں موجود ہے) اور ۸ر برائے فی جلد دوم و سوم بذریعہ منی آرڈر آنے پر اور ۲ر فی جلد زیادہ بذریعہ وی پی روانہ ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔ کیونکہ ذخیرہ کے ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ الحافظ کی ان قیمتی جلدات میں وہ معرکۃ الآرا مضامین درج ہیں کہ مشکل ہاتھ لگیں گے۔ ان کے ہمراہ ایک عدد تصویر جناب شمس العلماء علامہ حائری صاحب بھی مفت روانہ ہوگی ٭

(مینجر الحافظ لاہور)

منافع نذر درگاہ جناب شہید ثالث علیہ الرحمہ آگرہ

کحل الجواہر موتی اور جواہرات سے بنا ہوا سرمہ کحل الجواہر کمزوری نگاہ دھند و تاریکی چشم۔ پڑبال۔ دھند۔ غبار۔ فساد۔ نزلہ۔ جالا۔ دھوکا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم و کمزوری نگاہ اور آنکھوں سے پانی جاری رہنے میں بے حد مفید ہے فی شیشی عہ ر سلائی مفت ٭

حب ملیریا جاڑا بخار۔ ملیریا بخار۔ ورم جگر و طحال کا جانی دشمن ہے مایوس العلاج مریضوں کو پہلی خوراک میں فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ فی شیشی عہ ر

سفوف اکسیر پیٹ اور آنتوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے ہر وقت گھر میں رہنا چاہئیے۔ قیمت فی بوتل ۱۲ر محصول ہر دوا کا بذمہ خریدار ہوگا۔ تین روپیہ کی دوا منگانے سے محصول اکدم معاف ٭

زبان خلق مجھ کو تین سال سے تاریکی چشم دھند اور نزلہ کی شکایت تھی۔ کتنے علاج کرکے تھک گیا۔ کسی سے فائدہ نہ ہوا۔ آپ کا کحل الجواہر استعمال کیا۔ جس سے کل شکایت دفع ہوگئی۔ یہ سرمہ کیا ہے گویا خداوند عالم نے میرے لئے اکسیر کا سرمہ بھیج دیا ٭

(محمد عبد اللہ سیکرٹری طبی کانفرنس مظفر پور)

کحل الجواہر نے مجھ کو بہت فائدہ پہنچایا۔ کلکتہ کے میڈیکل کالج سے لیکر کتنے ہی ویدوں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ لیکن سب بے کار ہوا۔ اگر آپ کا سرمہ نہیں پاتا تو میری بائیں آنکھ جس کی روشنی جا چکی تھی پھر نہیں پلٹتی لیکن آپ کے سرمے نے پہلی دفعہ روشنی دیدیا۔ گیا کلاڈی۔ ایم۔ او۔ مسٹر اسٹفن جس نے مجھ کو نوکری سے الغٹ کردیا تھا۔ پھر مجھ کو فٹ کیا۔ اس لئے میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور جب تک زندہ رہوں گا آپ کو اور آپ کے سرمہ کو نہیں بھولوں گا ٭

حکیم سید نجف نواب۔ بیت الشفا۔ گیا

بنارس کے حاذق حکیم

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت شمس الحکما مولانا غنی دام ظلہ کی مجربہ

کمونی

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

علاوہ محصولڈاک

جگر کی کامل اصلاح کرنے والی ورم طحال کو جڑ سے کھو دینے والی۔ ریح البواسیر کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والی قبض کو کھولنے والی لیکن دستوں کو آہستہ آہستہ روکنے والی۔ بھوک بڑھا کر خواہش کے ساتھ پوری غذا کرنے کی صلاحیت پیدا کر دینے والی۔ نفخ باد گولہ درد شکم۔ قراقر وغیرہ کو چٹکیوں میں ہوا کر دینے والی ثقیل سے ثقیل غذا کو جلد ہضم کر دینے والی ہچکی اور متلی کو بالخاصہ روکنے والی۔ معدہ کی ساری شکایتیں دور کر کے قوت ہاضمہ کو درست رکھنے والی ہضم صحیح کے ساتھ خون صالح پیدا کر کے مادہ تولید و تناسل میں اضافہ کرنیوالی۔ گردوں میں خاص حرارت پیدا کر کے طاقت مردانگی کے ابھارنے والی اکیلی اور لاجواب دوائی جو اپنے اکسیری فوائد اور عجائب تاثیرات کی وجہ سے ہر کنبے والے گھر میں رائج اور طبقہ ذکور و اناث میں پورا پورا اثر جماتی جا رہی ہیں۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ بیرونجات سے برابر فرمائشیں چلی آتی ہیں۔ آپ کا بھی دل چاہے تو امتحاناً ہی سہی منگائیے اور زندگی کا لطف اٹھائیے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔ نوٹ۔ ایک شیشی سے ۶ شیشی تک محصول و پیکنگ کا صرفہ یکساں پڑتا ہے۔ لہٰذا چار شیشی سے کم منگانے میں آپ کا نقصان ہے۔ ہر گھر میں اس کی ایک ایک شیشی موجود رہنی چاہیئے۔

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ الحافظ لاہور فروری ۱۹۲۷ء کے ۲۹ ویں صفحہ میں رقم فرماتے ہیں "سفوف کمونی اعلےٰ درجہ کی خوش ذائقہ ہاضم اور مقوی معدہ دوا ایجاد کردہ عالی جناب حکیم حاذق مولانا غنی صاحب دام ظلہ جو جگر کی خرابی ورم طحال۔ بواسیر قبض۔ نفخ۔ و گولہ وغیرہ جیسے امراض کے لئے حکمی علاج ہے۔ شمس العلما سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہ نے اس سفوف کو استعمال کیا اور مفید پایا ہے اور خاکسار مدیر نے استعمال کیا اور سریع التاثیر پایا ہے۔ ہر گھر میں اس کی ایک ایک شیشی موجود رہنی چاہیئے تاکہ بوقت ضرورت کار آمد ثابت ہو۔ استعمال کا پرچہ ہمراہ ہوگا"

حجۃ الاسلام شمس العلما علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد پنجاب کا سرفراز نامہ

"میں نے کمونی خود استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ واقعی بہت ہی سریع الاثر اور بے ضرر ہے"

ملنے کا پتہ

الف۔ اے ہاشمی حفیظ گنج بازار بنارس سٹی

تاش شمیم پریس لاہور میں باہتمام ایم۔ ایم عبد اللہ پرنٹر و پبلشر چھپا اور دفتر الحافظ کوچہ قاضی خانہ لاہور سے شائع ہوا